﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءِ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

# الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد16 | جمعۃ المبارک 25/دسمبر2009ء | 08 محرم الحرام 1431 ہجری قمری ❁ 25/فتح 1388 ہجری شمسی | شمارہ 52

## فقر سے نہ ڈرو

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ اپنی غربت کا ذکر کررہے تھے اورآئندہ کے حالات سے پریشان تھے کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے اورفرمایا:تم فقر سے ڈرتے ہو۔خدا کی قسم دنیا کی نعمتیں اس طرح تم پرانڈیل دی جائیں گی کہ ہر شخص اس کوسنبھالنے کی فکر میں لگ جائے گا۔

(سنن ابن ماجه۔كتاب المقدمه۔باب اتباع سنةرسول الله حديث نمبر 5)

## سب سے پہلا اور بڑا اوراہم تقاضا انصاراللہ بننے کا یہی ہے کہ اس کی عبادت کے معیار قائم کئے جائیں۔

**جوعلم رکھتے ہیں انہیں اپنا علم مزید بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور جوکم دینی علم رکھتے ہیں ان کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے۔جب بچے دیکھیں گے کہ گھروں میں دینی کتابیں پڑھی جارہی ہیں توان میں بھی رجحان پیدا ہوگا۔دینی علم قرآن کریم،احادیث اورحضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔**

**مَیں نے جماعت کوبھی کہاہے اورذیلی تنظیموں کوبھی کہاہے کہ اسلام اور جماعت کا حقیقی تعارف ہرطبقہ تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور دس سال کاایک منصوبہ بنانا چاہئے۔ہمیں ہرسال کم ازکم دس فیصدآبادی تک جماعت کاتعارف پہنچانا ہوگا۔تبلیغ کے میدان میں ایک خاص شوق، جذبے اورکوشش سے اپنے آپ کوپیش کریں۔اس مہم کومؤثر طور پرانجام دینے کے لئے اہم ہدایات۔**

**صف دوم کے انصار کووصیت کے نظام میں سوفیصد شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔مالی قربانیوں میں معیار بلند کرنے کی طرف توجہ کی تحریک۔انصار کاایک اہم کام خلافت سے وابستگی اوراس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے۔**

(خطاب سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقعہ اجتماع انصاراللہ یوکے،منعقدہ 4/اکتوبر2009ء بمقام اسلام آباد،ٹلفورڈ)

حضورایدہ اللہ تعالیٰ نےتشہدوتعوّذ اورسورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعدفرمایا:

جماعتی ذیلی تنظیموں کے نظام میں انصاراللہ کی تنظیم ایک ایسی تنظیم ہے جس کےممبران اپنی عمر کےلحاظ سےعمر کےاُس حصہ میں پہنچ جاتے ہیں جہاں مکمل طورپر بالغ سوچ ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہئے۔اِس عمر میں انسان ہرکام سوچ کراورجذبات سے بالا ہوکراورہوش و حواس میں کرتا ہےسوائے ان لوگوں کے جوارزل العمرکو پہنچ جاتے ہیں اورپھراُن کی یادداشتوں اوراعضاء میں اتنی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے کہ گویاوہ بچپن کی عمر میں واپس لوٹ جاتے ہیں اور پیغام رسانی والے پیغام نے یہ صحیح لکھا ہے کہ آخر میں سب کچھ ذہن کھا جاتا ہے اور نہ ذہن رہتا ہے اور نہ ہڈیاں رہتی ہیں۔انصاراللہ میں انسان چالیس سال کی عمر میں داخل ہوتا ہے اور ایک بڑا لمبا عرصہ کام کرنے کی بھی اوراپنی صلاحیتوں کے اظہار کی بھی توفیق ملتی ہے۔اِس عمر میں وہ اپنی دنیوی امور کی معراج کوبھی حاصل کرتا ہے اور روحانی امور کی معراج کوبھی حاصل کرتا ہےاور کرسکتا ہے۔اِس بلوغت کی سوچ کی عمر اور تجربہ کار انسان کو بچوں اور نوجوانوں کی طرح نصیحت تونہیں کی جاسکتی۔ہاں یاد دہانی کروائی جاسکتی ہے۔گو یاددہانی بھی نصیحت کی ہی ایک قسم ہےاوراُس کاایک رنگ ہےلیکن یہ نصیحت اس قسم کی ہے کہ جوانصار کواس لحاظ سے کروائی جاتی ہے کہ خداتعالیٰ نے جو ذمہ داریاں تم پرڈالی ہیں اور جوتم پر عائدہوتی ہیں شائدانہیں بھول رہے ہو۔علم تواکثر کوہوتا ہےاور یہ تونہیں کہا جاسکتا کہ جوجماعتی نظام میں شامل ہےاورجواس عمر کوپہنچ گیا ہےاُس کوبعض باتوں کاعلم نہیں۔علم توہےلیکن علم کے باوجودتوجہ نہیں دی جارہی یا بھول رہے ہیں۔بہرحال جوبھی وجہ ہے یاددہانی تواس لحاظ سےکروائی جاتی ہے کہ جس بات پرتوجہ نہیں دے رہے اوربھول رہے ہواس پرتوجہ کرویااگرتوجہ ہےتواُس معیار کے حصول کی کوشش کرو جوانصار کا ہونا چاہیئے۔اس لئے یاددہانی میں یہی کہا جاتا ہے کہ ان امور کی طرف توجہ دو،ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دو،ان کاموں کی طرف توجہ دو جوتمہارے ذمہ لگائے گئے ہیں۔

### عبادات کی طرف توجہ کریں

صدرصاحب انصاراللہ سے جب میں نے پوچھا کہ کوئی خاص بات جوانصار کوکہنے والی ہےتو بتائیں۔انہوں نے کہااورجیسا کہ انہوں نے رپورٹ میں پڑھا اور اجتماع کے دوران سیشن بھی ہوتے رہے کہ اس سال نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کوہم نے سب سے پہلی ترجیح میں رکھا ہےلیکن جوٹارگٹ ہمیں حاصل کرنے چاہئے تھے وہ حاصل نہیں کرسکے۔اس لئے اگراس طرف توجہ دلانا چاہیں تو دلا سکتے ہیں۔صدرصاحب کا یہ جواب جہاں مجھے حیران کرنے والا تھا وہاں فکرمند کرنے والا بھی تھا کیونکہ نوجوانوں اور بچوں کوتو یہ باربارنصیحت کی جاتی ہےاوروالدین کواِس کے لئے سب سے مؤثر ذریعہ سمجھا جاتا ہے کہ نمازوں کی طرف توجہ دواورحقیقت میں والدین ہیں بھی ایک بہت مؤثر ذریعہ۔لیکن اگر ان میں خود ہی ،جن کی اکثریت انصاراللہ میں ہے، اس کام کی طرف پوری توجہ نہیں دی جارہی تووہ بچوں اورنوجوانوں کوکس طرح نمازوں کی اہمیت کی طرف توجہ دلا سکتے ہیں یا ان پر نمازوں کی اہمیت واضح کرسکتے ہیں یااس کی تلقین کر سکتے ہیں۔وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نےتواپنے بڑوں کواس قدر تردّد سے اس طرف توجہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ان کوتو اس اہتمام سے نمازیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔یہ بہت خطرناک چیز ہے۔اس طرف پوری توجہ نہ دینے کی وجہ سے جہاں خودانصاراللہ میں اپنی روحانی حالت میں ٹھہراؤیاگراوٹ کااظہارہوتا ہے وہاں یہ امراگلی نسلوں میں نمازوں کی اہمیت کی طرف توجہ نہ دلانے کا باعث بھی بن رہا ہے۔تقویٰ سے دور لے جانے والا بن رہاہےاورپھرانصاراللہ کی عمرتوایک ایسی عمرہےجس میں زندگی کےانجام کےآثارظاہرہونا شروع ہوجاتے ہیں۔آخرکاربڑھتی عمرکےساتھ ایک دن انسان کا خاتمہ ہوناہےاوروہی انجام ہے۔توانجام کی طرف یہ جوتیزی سے بڑھتے ہوئے قدم ہیں وہ تو بہت زیادہ فکراورتردّد کےساتھ اس طرف توجہ دلانے

والے ہونے چاہئیں۔پس ایک مومن جسے خدا تعالیٰ کا خوف ہو اپنی عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنے انجام کو سامنے دیکھتے ہوئے خوف زدہ ہو جاتا ہے اور خوف کی یہ حالت پھر اسے مجبور کرتی ہے کہ خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکے اور اُس کا قرب چاہے۔

گزشتہ دنوں ہم رمضان کے مہینے سے گذرے ہیں۔امید کرتا ہوں کہ کمزوروں میں بھی ان دنوں میں ایک خاص تبدیلی پیدا ہوئی ہوگی اور نمازوں کی طرف توجہ ہوئی ہوگی۔اور جیسا کہ مساجد کی حاضری سے ثابت ہے کہ توجہ ہوئی ہے۔پس اس توجہ کو اگر انصار سو فیصدی اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں تو ایک عظیم الشان پاک تبدیلی ہمیں جماعت کے اندر نظر آئے گی جس کے اثرات نہ صرف ہم اپنے اندر محسوس کر رہے ہوں گے بلکہ اپنے بیوی بچوں میں بھی محسوس کر رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جب نماز پڑھنے کا حکم فرمایا تو یہ بھی اعلان فرمایا کہ اس ذریعہ سے ایک پاک انقلاب تمہارے اندر پیدا ہوگا۔لوگ پوچھتے ہیں کہ کوئی دعا یا ذکر بتائیں جس سے ہمارے اندر پاک تبدیلی پیدا ہو اور وہ پاک تبدیلی اگر پیدا ہو جائے تو پھر قائم بھی رہے۔ سب سے بڑی دعا اور سب سے بڑا ذکر نماز ہی ہے بشرطیکہ اس کا حق ادا کرتے ہوئے وہ ادا کی جائے۔ اس لئے حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نماز عبادت کا مغز ہے۔پس جس کو مغز مل جائے جس میں تمام قسم کی دعائیں آجاتی ہیں اور نہ صرف دعائیں آجاتی ہیں بلکہ انسان کی ہر طرح کی عاجزی اور انکساری اور کم مائیگی اور تضرّع کی وہ حالتیں بھی آجاتی ہیں جس سے ایک مومن خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا بن سکتا ہے تو اُس کو کسی دوسری قسم کے اذکار اور دعاؤں کی کیا ضرورت ہے؟

پس جب انصار اللہ کا نام اپنے ساتھ لگایا ہے تو سب سے پہلا اور بڑا اور اہم تقاضا انصار اللہ بننے کا یہی ہے کہ اس کی عبادت کے معیار قائم کئے جائیں۔جیسا کہ میں نے کہا انصار اللہ نے اپنے تعلق باللہ کے ساتھ ساتھ نوجوانوں اور بچوں کے لئے بھی نمونہ بننا ہے اور اگر انصار اللہ میں نمازوں کے بارے میں سستیاں ہوتی رہیں یا ان میں سے ایک بڑا حصہ سستی دکھاتا رہے یا اگر اکثریت نہ سہی مگر ایک حصہ سستی دکھاتا رہے تو جہاں وہ نماز کے اہم فریضہ پر توجہ نہ دے کر اپنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں کمی کر رہے ہوں گے وہاں وہ ایک مذہبی فریضہ پر پوری طرح عمل نہ کر کے ایک ایسا جرم کر رہے ہوں گے جو مذہبی جرم ہے۔نماز ایک ایسا اہم فریضہ ہے جس کا ادا کرنا بہت ضروری ہے۔کلمہ طیّبہ پڑھنے کے بعد، اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرنے کے بعد اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کے بعد نماز کے فریضہ کو اسلام کے سب سے اہم رکن کے طور پر رکھا گیا ہے۔گویا کلمہ طیّبہ مسلمان ہونے کا زبانی اقرار ہے اور نماز اس کی عملی تصویر ہے۔پس جب تک عمل نہ ہو زبانی دعوے کر کے ایک انسان مجرم بنتا ہے۔ایک ملکی قانون کو تو انسان مان لیتا ہے لیکن اگر عمل اس کے الٹ کرے تو کیا یہ ملکی قانون توڑنے والا مجرم نہیں کہلائے گا۔ یقیناً انسان اس سے مجرم بنتا ہے تو اس طرح نماز کی ادائیگی نہ کرنے والا بھی مذہبی مجرم ہے اور پھر جب بچوں کی تربیت کی ذمہ داری بھی انصار پر ڈالی گئی ہے تو ان کے سامنے نیک نمونے قائم نہ کر کے اور پھر اس امانت کا حق ادا نہ کر کے ایسے لوگ قومی مجرم بن جاتے ہیں۔اگر قوم میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو وہ ان لوگوں کے عمل کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جن کے سپرد یہ ذمہ داری لگائی ہوتی ہے۔اگر ان کی نسل میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو ان کی نگرانی اور دعا میں کمی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔پس جب انصار یہ کہتے ہیں کہ الحمدللہ ہم مجلس انصار اللہ کے ممبر ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس مجلس کے ممبر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں مددگاروں کی مجلس ہے۔اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام اور آنحضرت ﷺ کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کے لئے ہر قسم کی عملی مدد کرنے کے لئے بھی تیار ہیں اور عملی مدد کا پہلا اور بنیادی قدم بلکہ ایسا قدم جسے خدا تعالیٰ نے فرائض میں شامل فرمایا ہے نماز ہے۔اور عبادت کے یہی عملی نمونے جب گھروں میں قائم ہوتے ہیں، نماز کے قیام کی گھروں میں بات ہوتی ہے تو نئی نسل بھی اس کی اہمیت اپنے ذہنوں میں بٹھا لیتی ہے اور اس طرح ہم اپنی نسلوں کی تربیت انہی بنیادوں پر کر رہے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہیں اور یہ ایک بہت بڑا اہم کردار ہے جو خاموشی سے گھر کا سربراہ ادا کر رہا ہوتا ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ انصار اللہ کی کمزوری سے نسلوں میں کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں۔ایک بچے نے اُس بزرگ کو صحیح جواب دیا تھا کہ اگر میں کیچڑ میں پھسلا تو میرے پھسلنے سے مجھے چوٹ لگے گی لیکن اگر آپ پھسلے تو پوری قوم کو لے کر ڈوب جائیں گے۔تو اُس بزرگ نے بھی اس کا صرف ظاہری مطلب نہیں لیا بلکہ اُن کی سوچ اس بات کی گہرائی تک گئی کہ بچہ صحیح کہہ رہا ہے۔میرے کئی شاگرد ہیں۔کئی ایسے لوگ ہیں جو میرے پیچھے چلنے والے ہیں۔میری زندگی کے ہر عمل میں ذرا سی لغزش بھی میرے پیچھے چلنے والوں کی دنیا و آخرت خراب کر سکتی ہے۔پس یہ سوچ ہے جو انصار اللہ کے ہر ممبر کو ہر ناصر کو اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔تب ہی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم حقیقی انصار اللہ ہیں۔ورنہ مجلس انصار اللہ کی ممبر شپ لے لینا یا اُس میں شامل ہو جانا یا چالیس سال کی عمر کے بعد طوعاً و کرعاً یا مجبوری سے اس میں شامل ہو جانا یا جماعتی قواعد کی روح سے اس کا ممبر بننا یا اپنی آمد میں سے کچھ چندہ مجلس دے دینا یا چیرٹی واک میں حصہ لے لینا یا اجتماع پر چند پروگراموں میں حصہ لے لینا یا اجتماع میں دو دن کے لئے شامل ہو جانا آپ کو انصار اللہ نہیں بنا سکتا۔ انصار اللہ وہ ہیں جو دیکھیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کیا حکم دیئے ہیں۔ایک مومن کی حیثیت سے ہمارے کیا کیا فرائض ہیں اور پھر ہم نے اُن فرائض پر خالص خدا تعالیٰ کی رضا کی حصول کے لئے کس طرح عمل کرنا ہے۔کس طرح ان کو بجا لانے کے لئے سعی اور کوشش کرنی ہے۔پس یہ جو عبادتوں اور نمازوں کی طرف توجہ دلانی ہے یہ بہت اہم چیز ہے۔انصار اللہ میں سے تو سو فیصد کو اس طرف توجہ ہونی چاہئے۔

## دینی علوم کے حصول کی طرف توجہ کریں

اس کے علاوہ میں کچھ اور باتوں کی طرف بھی آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔اُن میں سے ایک یہ ہے کہ دینی علم کی طرف توجہ اور اس کا حصول۔ یہ قرآنِ کریم، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ پنگھوڑے سے لے کر لحد یعنی قبر تک علم حاصل کرو اور یہ علم حاصل کرتے چلے جانا ایک مومن کا فرض ہے۔اس لئے یہ تو کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میرا علم اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ اب مجھے علم کی ضرورت نہیں۔غور کرنے پر قرآن کے تو بے انتہا نئے مطالب سمجھ آتے ہیں۔احادیث میں بھی بعض ایسی غور طلب احادیث ہیں جو بعض اوقات اس کا علم رکھنے والوں کو بھی پوری طرح سمجھ نہیں آتیں اور وہ اس کے لئے پھر اپنے سے بہتر احادیث کا علم رکھنے والوں سے مدد لیتے ہیں۔پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہیں۔ ہر مرتبہ پڑھنے پر نئے معانی اور معرفت کے نقاط ان سے ظاہر ہوتے ہیں۔اس لئے کوئی یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ ہم نے کتب کو پڑھ لیا ہے۔یا قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ لیا ہے یا تفسیریں پڑھ لی ہیں یا کچھ احادیث پڑھ لی ہیں اس لئے اب ہم اتنے قابل ہو گئے ہیں کہ اب مزید علم کی ضرورت نہیں۔علم کو تو بڑھاتے چلے جانا چاہئے۔جو اپنے آپ کو اپنے زعم میں بہت بڑا علمی آدمی سمجھتے ہیں ان کی سوچیں بڑی غلط ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ الفضل جماعت کا اخبار ہے۔لوگ وہ نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ اس میں کون سی نئی چیز ہوتی ہے، وہی پرانی باتیں ہیں۔حضرت مصلح موعودؓ جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، وہ فرماتے ہیں کہ شائد ایسے پڑھے لکھوں کو یا جو اپنے زعم میں پڑھا لکھا سمجھتے ہیں کوئی نئی بات الفضل میں نظر نہ آتی ہو اور وہ شائد مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہوں لیکن مجھے تو الفضل میں کوئی نہ کوئی نئی بات ہمیشہ نظر آجایا کرتی ہے۔تو جس کو علم حاصل کرنے کا شوق ہو وہ تو پڑھتا رہتا ہے اور بغیر کسی تکبر کے جہاں سے ملے پڑھتا رہتا ہے۔جو علم رکھتے ہیں انہیں اپنا علم مزید بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور جو کم دینی علم رکھتے ہیں اُن کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ پھر یہ علم جہاں ان کی اپنی معرفت بڑھانے کا باعث بنے وہاں ان کے بچوں کے لئے بھی نمونہ قائم کرنے والا ہو۔جب بچے دیکھیں گے کہ گھروں میں دینی کتابیں پڑھی جا رہی ہیں تو اُن میں بھی رجحان پیدا ہوگا۔اکثر اُن گھروں میں جہاں یہ کتابیں پڑھی جاتی ہیں اُن کے بچے شروع میں ہی چھوٹی عمر میں ہی کتابیں پڑھ رہے ہوتے ہیں۔اور یہ علم پھر سب سے بڑھ کر تبلیغی میدان میں کام آتا ہے۔

## تبلیغ کی طرف توجہ کریں

انصار اللہ کی ایک خاصی تعداد ایسی ہے جو فارغ ہے تو بجائے گھر میں بیٹھنے کے، گھر والوں کو پریشان کرنے کے مجلس انصار اللہ کو باقاعدہ ایسی سکیم بنانی چاہئے جس کے تحت انصار اللہ کے جو ممبران ہیں اُن کو تبلیغ کے لئے استعمال کیا جائے اور وہ انصار جو فارغ ہیں خود بھی اپنے آپ کو اس کے لئے پیش کریں اور تبلیغ کے میدان میں مدد کریں۔

جیسا کہ مَیں نے جماعت کو بھی کہا ہے اور ذیلی تنظیموں کو بھی کہا ہے کہ اسلام اور جماعت کا حقیقی تعارف ہر طبقہ تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور دس سال کا ایک منصوبہ بنانا چاہئے کہ دس سال میں یہاں UK میں ہر شخص تک جماعت کا ایک مختصر سا تعارف پہنچا سکیں اور پھر اس کے لئے ہمیں ہر سال کم از کم دس فیصد آبادی تک جماعت کا یہ تعارف پہنچانا ہوگا۔صرف اتنا سا پیغام ہو کہ حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام کیا ہے؟ آپؑ کی بعثت کا مقصد کیا ہے؟۔دین کی ضرورت کیا ہے؟۔ اتنا پیغام ہی پہنچ جائے مختصر باتیں ہوں اور آگے پیچھے ایک ورقہ شائع کیا جائے اور اُس پر ہماری ویب سائٹ کا پتہ دیا جائے۔ایم ٹی اے کا پتہ دیا جائے تاکہ جو دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ پھر خود ہی توجہ کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ایک چھوٹا سا فنکشن کر کے چند آدمیوں کو چند کتابیں دے دی جائیں جو گھر جا کے رکھ دیتے ہیں اور پڑھتے بھی نہیں اور وہ کتابیں ضائع ہو رہی ہوتی ہیں تو اس طرح وہ کسی اور کے کام آسکتی ہیں۔ بنیادی طور پر پہلے یہ دیکھیں کہ جس کو دے رہے ہیں اس کو مذہب سے یا دین سے کوئی دلچسپی بھی ہے کہ نہیں۔ پس پہلا کام تو یہ کہ جو تعارفی ایک ورقہ ہے وہ ہر شخص تک پہنچ جانا چاہئے۔پھر اس کے ساتھ ساتھ مزید رستے کھلتے چلے جائیں گے۔اگر انصار اللہ میں وہ ممبران جو کچھ نہیں کر رہے اور فارغ بیٹھے ہیں یا کسی ڈاکٹری مشورہ کی وجہ سے، کسی چوٹ وغیرہ کی وجہ سے بھاری کام نہیں کر سکتے اور ان کو ڈاکٹروں نے سرٹیفکیٹ دیا ہو کہ تم نے کام نہیں کرنا تو وہ یہ تبلیغ کا کام تو کر سکتے ہیں۔وہ اس پیغام کے پہنچانے اور احمدیت کا تعارف پہنچانے کی مہم میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جب وہ عملاً اس میدان میں قدم رکھیں گے تو اپنے دینی علم کی ترقی اور دعاؤں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی اور پھر یہ توجہ بڑھتی چلی جائے گی اور اس سے روحانیت میں ترقی ہوتی چلی جائے گی۔پس یہ دوسری بات ہے کہ تبلیغ کے میدان میں ایک خاص شوق، جذبے اور کوشش سے اپنے آپ کو پیش کریں۔

## مالی قربانیوں کی طرف توجہ کریں

پھر ایک بات دین کی خاطر مالی قربانیوں کی ہے۔میں پہلے بھی اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ انصار اللہ کی عمر میں ایک ایسا طبقہ بھی ہوتا ہے جو اپنے پیشہ ورانہ صلاحیتوں یا ہنر کے کمال کو پہنچ چکا ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنی آمدنیوں کے، تنخواہوں کے، اجرتوں کے جو Maximum سکیل ہوتے ہیں اُن کو حاصل کر رہا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے آپ کی آمدنیوں میں جو ترقی ہے اس میں دین کا حق بھی اپنی قربانی کے معیاروں کو بلند کرتے ہوئے ادا کریں۔

ایک تو مَیں نے کہا تھا کہ صفِ دوم کے جو انصار ہیں وہ نظام وصیت میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اگر صف دوم کے انصار نے اس طرف توجہ دی ہے اور ان کی اکثریت، بلکہ صف دوم کے انصار کو تو سو فیصد شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر تو اکثریت شامل ہو گئی ہے تو الحمدللہ اور اگر کوئی مزید گنجائش ہے تو اسے بھی پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ کوشش

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

# مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاهر نديم-عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر73**

## وفات مسیح ناصری علیہ السلام
## بعض عرب علماء کا اعتراف
## (3)
## ڈاکٹر احمد شلبی کی تحقیق

ڈاکٹر احمد شلبی صاحب سابق صدر شعبہ تاریخ اسلامی کلیۃ دار العلوم جامعہ قاہرہ ہیں، کئی ملکوں میں مصری سفیر رہنے کا اعزاز پایا اور مختلف زبانوں میں پچاس سے زائد کتب کے مصنف ہیں۔ان میں سے ایک ”مقارنة الأديان“ ہے جس کے دوسرے حصہ میں انہوں نے عیسائیت کے عقائد اور عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں مفصل تحقیق درج کی ہے۔

اس تحقیق میں انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات ثابت کی ہے، جس کی بنا پر عیسائیت کے عقائد کا بطلان ثابت کیا ہے۔اس کے بعد یہ سوال اٹھایا ہے کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے بچ گئے تھے تو پھر اس کے بعد کہاں گئے؟

اس سوال کے جواب سے ہم قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے ان کی تحقیق مع ترجمہ ذیل میں درج کرتے ہیں:

**أين ذهب عيسى بعد النجاة من المؤامرة؟**

لم تتحدث المراجع التاريخية عن المكان الذى ذهب إليه عيسى عليه السلام عقب نجاته من المؤامرة، والذى يرشد له العقل أن عيسى عليه السلام بعد ذلك ترك فلسطين لأن بقاءه فيها كان معناه أن يعثر عليه اليهود والسلطة الحاكمة فى يوم من الأيام، وأن ينفذوا فيه الحكم الذى صدر عليه۔

وعلى كل حال فقد اختفى السيد المسيح عقب نجاته، واختفت معه اخباره، على أن هناك قولا يرى أن المسيح هاجر إلى بلاد الهند ومات هناك فى لاهور، وهو قول ينقصه التأكيد والوثائق۔

### صلیب پر مارنے کی سازش سے نجات کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کہاں گئے؟

کتب تاریخ اس جگہ کے بارہ میں بالکل خاموش ہیں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود کی سازش سے بچنے کے بعد تشریف لے گئے۔لیکن عقل اس بات کی طرف راہنمائی کرتی ہے کہ آپ اس کے بعد فلسطین سے ہجرت کر گئے کیونکہ اگر آپ وہاں رہتے تو یہود اور حکومتی کارندوں نے کسی دن آپ کو ڈھونڈ نکالنا تھا اور پھر آپ کے خلاف صادر شدہ فیصلہ نافذ کر دینا تھا۔

بہرحال حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے نجات کے بعد روپوش ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی آپ کے بارہ میں خبریں بھی منقطع ہو گئیں۔تاہم ایک رائے یہ کہی جاتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بلاد ہند کی طرف ہجرت کی اور وہاں لاہور میں وفات پائی۔لیکن یہ قول اپنے ثبوت کے لئے تاریخی دلائل اور وثائق کا محتاج ہے۔

(لاہور میں عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر تو شاید کسی جگہ نہ ہو تاہم ہندوستان کی طرف ہجرت کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بکثرت اپنی کتب میں فرمایا ہے اور رہی بات دلائل اور مضبوط ثبوتوں کی تو حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب ”مسیح ہندوستان میں“، عقلی، نقلی، اور تاریخی شواہد و وثائق کے ساتھ اس بات کو ثابت کیا ہے)

**ماذا كانت نهاية عيسى بعد النجاة:**

**هل رفع إلى السماء حيًّا بجسمه وروحه؟**

هل استوفى أجله على الأرض وهو مختفٍ ثم مات ودفن جسمه ورفعت روحه إلى بارئها؟

كان هناك اتجاه شاع بين الناس بأن عيسى عليه السلام عندما نجا من المؤامرة رُفع بجسمه وروحه إلى السماء، وكان هذا الرأى يصوّر اختفاءه الذى تحدثنا عنه۔ولكن هذا الاتجاه واجه دراسة واسعة قام بها المفكرون فى العصر الحديث، واعتمدوا فى كلامهم على نصوص قديمةودراسات موثقة، وأوشك هذا الاتجاه الجديد أن يقضى على المزاعم القديمة التى كانت تقول برفع السيد المسيح بجسمه وروحه۔

وعلى كل حال فينبغى أن نورد دعائم الرأى القديم وأن نناقش هذه الدعائم لنسهم فى تأصيل الرأى الجديد الذى نرتضيه۔

**عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب سے نجات کے بعد کیا انجام ہوا؟ کیا آپ زندہ اپنی روح اور جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے؟ کیا آپ کی تمام عمر اسی زمین پر چھپتے چھپاتے گزر گئی اور اسی حالت میں آپ کی وفات ہو گئی اور آپ کا جسم اسی زمین میں دفن ہوا جبکہ آپ کی روح کا خدا تعالیٰ کے حضور رفع ہوا؟**

اس سلسلہ میں ایک عام مشہور رائے یہ بھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے جب صلیب سے نجات پائی تو آپ کا اپنے جسم اور روح کے ساتھ آسمان کی طرف رفع ہو گیا۔اور اس رائے کی بنیاد عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے بعد مکمل طور پر روپوش ہو جانے پر ہے۔لیکن عصر حاضر کے مفکرین اور علماء کی طرف سے اس رائے کے ردّ میں بہت گہری اور وسیع تحقیق پیش کی گئی۔انہوں نے اپنی اس تحقیق کی بنیاد پرانی نصوص اور وثائق وشواہد پر رکھی ہے۔اور قریب ہے کہ یہ نئی رائے عیسیٰ علیہ السلام کے جسم اور روح سمیت آسمان پر چلے جانے کے پرانے عقیدہ کو جڑ سے اکھیڑ کر رکھ دے۔

بہرحال ہم یہاں پر پہلے پرانے عقیدہ کے دلائل بیان کرتے ہیں پھر ان پر محاکمہ کریں گے اور آخر میں اس نئی رائے کی پختگی اور قوت کو ثابت کریں گے جو کہ ہماری بھی رائے ہے۔

بُنِىَ الرأى القديم على فهم غير دقيق للآيات والأحاديث التالية:

قوله تعالى:وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلاَّ اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْناً۔بَل رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ ......

وقوله : إِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ إِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ما ورد فى البخارى ومسلم من أن رسول الله ﷺ قال: والذى نفسى بيده ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا مقسطا يكسر الصليب ويقتل الخنزير......۔

**پرانے عقیدہ کی بنیاد مندرجہ ذیل آیات اور احادیث کو درست نہ سمجھنے پر ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ قول جس کا ترجمہ ہے:**

**اور ان کا یہ قول کہ یقیناً ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو اللہ کا رسول تھا قتل کر دیا ہے۔اور وہ یقیناً اسے قتل نہیں کر سکے اور نہ اسے صلیب دے (کر مار) سکے بلکہ ان پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اس بارہ میں اختلاف کیا ہے اس کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔ان کے پاس اِس کا کوئی علم نہیں سوائے ظن کی پیروی کرنے کے۔اور وہ یقینی طور پر اسے قتل نہ کر سکے۔بلکہ اللہ نے اپنی طرف اس کا رفع کر لیا۔**

**نیز خدا تعالیٰ کا یہ قول جس کا ترجمہ ہے: جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! یقیناً میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف تیرا رفع کرنے والا ہوں اور تجھے ان لوگوں سے نتھار کر الگ کرنے والا ہوں جو کافر ہوئے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث جس کا ترجمہ ہے: اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم تم میں حکم عدل اور انصاف قائم کرنے والے کے طور پر نازل ہوگا جو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔**

**مناقشة هذه الأدلة وردّها:**

ويناقش جمهور المفكرين المسلمين هذه الأدلة فيقولون إن عيسى بعد أن نجا من اليهود عاش زمنًا حتى استوفى أجله، ثم مات ميتة عادية ورفعت روحه إلى السماء مع أرواح النبيين والصديقين والشهداء، وقد ورد النص برفع عيسى، مع أن روحه سترفع بطبيعة الحال لأنه نبى، تكريما لمكانته بعد التحدى الذى واجهه من اليهود، فذكر الله نجاته ، ثم مكانته التى استلزمت رفع روحه۔

ويقولون عن الآية الأولى "بل رفعه الله إليه" إنها تحقيق الوعد الذى تضمنته الآية الثانية "إِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ إِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" فإذا كان قوله تعالى "بل رفعه الله إليه" خلا من ذكر الوفاة والتطهير واقتصر على ذكر الرفع فإنه يجب أن يلاحَظ فيها ما ذكر فى قوله "إنى متوفيك" جمعًا بين الآيتين۔

### ان دلائل پر تبصرہ اوران کا ردّ

**جمہور مسلمان مفکرین ان دلائل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کے چنگل سے نجات کے بعد ایک عرصہ تک زندہ رہے یہاں تک کہ اللہ کی مقرر کردہ اجل آ گئی تو عام معروف طریق پر انہوں نے وفات پائی، اور آپ کی روح کا آسمان کی طرف رفع ہوا جیسا کہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء کی ارواح کا رفع ہوتا ہے۔گو کہ نصِ قرآنی میں عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کا ذکر ہے لیکن چونکہ آپ نبی تھے اس لئے (تمام نبیوں کی طرح) آپ کی روح کا ہی رفع ہونا تھا خصوصا اس لئے بھی کہ یہودیوں کی طرف سے آپ کو (قتل کا جو) خطرہ تھا اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے عزت واکرام کے ساتھ آپ کی نجات کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد آپ کے اعلیٰ مقام کا ذکر کیا ہے جو روحانی رفع کا متقاضی ہے۔**

**اور یہ مسلمان مفکرین پہلی آیت بَل رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ کے بارہ میں کہتے ہیں کہ دراصل یہ اس وعدہ کے پورے ہونے کا بیان ہے جو دوسری آیت "إِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ إِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" میں مضمر ہے۔اگرچہ بَل رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وفات اور تطہیر کے بیان سے خالی ہے اور صرف رفع کے بیان پر ہی مشتمل ہے لیکن دونوں آیات کو ملا کر معانی کرتے وقت رفع والی آیت میں دوسری آیت کے لفظ مُتَوَفِّيْكَ کا معنی مدنظر رہنا چاہئے۔**

ويرى هؤلاء العلماء أن الرفع معناه رفع المكانة وقد جاء الرفع فى القرآن الكريم بهذا المعنى كثيرا، قال تعالى:

فى بيوت أذن الله أن ترفع۔

نرفع درجات من نشاء۔

ورفعنا لك ذكرك۔

ورفعناه مكانا عليًّا۔

رفع الله الذين آمنوا منكم والذين أوتوا العلم درجات۔

وإذن فالتعبير بقوله "رافعك إلى" وقوله "بل رفعه الله إليه" كالتعبير فى قولهم: لحق فلان بالرفيق الأعلى، وفى (إن الله معنا) وفى (عند مليك مقتدر)، وكلها لا يفهم منها سوى معنى الرعاية والحفظ والدخول فى الكنف المقدس۔

وهناك آية كريمة أقوى دلالة من آيات الرفع، ولكنها مع هذا لا تغنى سوى خلود الروح لا الجسم وهى قوله تعالى: ولا تحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله أمواتا بل أحياء عند ربهم يرزقون۔ فرحين بما آتاهم الله من فضله ويستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم۔

فمع أن الآية قررت أنهم أحياء فليس معنى هذا حياة الجسم ، فجسم الشهيد قد وُورى التراب،ومع أنها قررت أنهم عند ربهم وأنهم يرزقون-- فليس المقصود هو العندية المكانية ولا الرزق المادى، وإنما المقصود تكريم الروح بقربها من الله قرب مكانة والاستمتاع باللذائذ استمتاعا روحيا لا جسمانيا۔

وعن الحديثين يجيب الباحثون بإجابتين:

أولا: هما من أحاديث الآحاد وهى لا توجب الاعتقاد، والمسألة هنا اعتقادية كما سبق۔

ثانيا: الحديثان ليس فيها كلمة واحدة عن رفع عيسى بجسمه، وقد فُهم الرفع من نزول عيسى، فاعتقد بعض الناس أن نزول عيسى معناه أنه رفع وسينزل، وهكذا قرر هؤلاء أن عيسى رفع لمجرد أن فى الحديثين كلمة ينزل، مع أن اللغة العربية لا تجعل الرفع ضرورة للنزول، فإذا قلت نزلت ضيفا على فلان، فليس معنى هذا أنك كنت مرتفعا ونزلت۔

**ان علماء کا خیال ہے کہ یہاں رفع سے مراد مقام ومرتبہ کا رفع ہے اور ان معنوں میں رفع کا لفظ قرآن کریم میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:**

**فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ۔ (ایسے گھروں میں**

جن کے متعلق اللہ نے اِذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے)

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ (الانعام:84)۔ (ہم جسے چاہیں درجات کے لحاظ سے بلند کرتے ہیں)

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (الانشراح:4)۔ (اور ہم نے تیرے لئے تیرا ذکر بلند کر دیا)

وَرَفَعْنٰهُ مَکَانًا عَلِیًّا (مریم :58) ۔(اور ہم نے اس کا ایک بلند مقام کی طرف رفع کیا تھا۔)

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (المجادلہ:12)۔ (اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور خصوصاً ان کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے)

چنانچہ رَافِعُکَ اِلَیَّ اور بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَیْهِ کا استعمال ایسے ہی ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ کوئی اپنے رفیق اعلیٰ یا خالق حقیقی سے جا ملا، یا جیسا کہ آیت اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنی اللہ ہمارے ساتھ ہے کا استعمال ہے، یا جیسے مومنوں کے بارہ میں آیا ہے کہ وہ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ یعنی اپنے قادر خدا کے پاس ہوں گے۔ ان تمام استعمالات سے خدا تعالیٰ کی حفظ وامان اور اسکی طرف سے عزت واکرام عطاء ہونے کے علاوہ اور کوئی معنی نہیں بنتا۔

علاوہ ازیں ایک اور آیت کریمہ بھی ہے جو تمام آیات رفع سے قوی تر ہے پھر بھی اس سے روحانی بقا اور روحانی خلود مراد ہے، نہ کہ جسمانی۔ اور وہ آیت ہے:
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتاً بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْن ـ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ۔(عمران آیت نمبر170-171)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے اُن کو ہرگز مُردے گمان نہ کر بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں (اور) انہیں ان کے ربّ کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔ باوجود اس کے کہ اس آیت کریمہ میں صراحتاً یہ ذکر ہے کہ شہید زندہ ہیں پھر بھی اس سے مراد جسمانی زندگی نہیں ہے کیونکہ شہید کا جسم تو اسی زمین میں ہی دفن کیا جاتا ہے۔ پھر آیت کریمہ بیان کرتی ہے کہ شہید خدا کے حضور رزق دیئے جا رہے ہیں۔ اس سے بھی جسمانی قربت مراد نہیں ہے نہ ہی مادی رزق مراد ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے روح کی عزت وتکریم مراد ہے اور خدا تعالیٰ سے قربت کی وجہ سے روحانی طور پر لذتیں پانے کا بیان ہے نہ کہ جسمانی طور پر۔

مذکورہ بالا دو حدیثوں کے بارہ میں مفکرین ومحققین دو جواب دیتے ہیں:

اوّل: یہ احادیث آحاد ہیں جن پر کسی عقیدہ کی بنیاد نہیں رکھی جاسکتی جبکہ یہ مسئلہ ایک اعتقادی مسئلہ ہے۔

دوم: حدیثوں میں عیسیٰ علیہ السلام کے جسمانی رفع کے بارہ میں ایک لفظ بھی نہیں آیا۔ بلکہ رفع کا عقیدہ احادیث میں ان کے نزول کے ذکر کی بنا پر بنایا گیا ہے۔ اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ احادیث میں عیسیٰؑ کے نزول کا معنی ہے کہ قبل ازیں ان کا رفع ہو چکا ہے اس لئے وہ جسمانی طور پر نزول فرمائیں گے۔ یوں ان لوگوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے جسمانی رفع کا فیصلہ حدیثوں میں لفظ نزول آنے کی بنا پر کیا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان میں نزول کے لئے کسی چیز کے رفع کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثلاً اگر آپ کہیں کہ نَزَلْتَ ضَیْفًا عَلٰی فُلَانٍ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ پہلے آپ کا کہیں رفع ہوا ہوا تھا اور اب آپ وہاں سے نزول فرمائیں گے۔ (بلکہ اگر آپ دسویں منزل پر بھی لفٹ کے ذریعہ چڑھ کر جائیں تو بھی یہی کہیں گے کہ نَزَلْتَ ضَیْفًا، اور معنی ہوگا میں مہمان کے طور پر کسی کے گھر گیا۔ ناقل)

وإذا رجعنا إلى مدلول هذه الكلمة (نزل۔ وأنزل) فی القرآن الكريم وجدنا أنه لا يتحتم أن يكون معناها النزول من ارتفاع، بل قد يكون معناها: جعل أو قدّر، أو وقع، أو منح، قال تعالى:

"وأنزلنا الحديد فيه بأس شديد" أى جعلنا فى الحديد قوة وبأسا۔

وقال: "وقل رب أنزلنى منزلا مباركا وأنت خير المنزلين" أى قدّر لى مكانا طيبا۔

وقال: "فإذا نزل بساحتهم فساء صباح المنذرين۔" أى وقع۔

وقال: "وأنزل لكم من الأنعام ثمانية أزواج۔" أى منحكم وأعطاكم۔

اب ہم اگر (نزل اور انزل) کا قرآنی استعمالات کی روشنی میں معنی تلاش کریں تو پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم نے نزول کے لئے رفع کو ضروری قرار نہیں دیا؟ بلکہ کبھی اسکا معنی ہوتا ہے" رکھنا" جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ:

"وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْس شدید (الحدید:26)"
یعنی ہم نے لوہے میں شدت اور سختی رکھی۔

اور کبھی نزول کا معنی ہوتا ہے" مقدر کرنا" جیسے کہ فرمایا:

"وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ (المومنون:30)" یعنی اے میرے پروردگار میرے لئے مبارک مقام مقدر فرما دے۔

اور کبھی نزول کا مطلب" واقع ہونا" ہوتا ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے کہ:

"فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ (الصّٰفّٰت:178)۔" یعنی جب عذاب واقع ہوا۔

یا کبھی معنی ہوتا ہے عطا کرنا جیسے کہ اس آیت میں:

"وَاَنْزَلَ لَکُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ (الزمر:7)۔"
یعنی تمہیں چوپائے عطا کئے۔

چنانچہ واضح ہوگیا کہ اگر مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کو صحیح مان لیا جائے تو ان میں لفظ "ینزل" کا معنیٰ سوائے آنے اور ظہور کرنے کے اور کچھ نہیں۔ عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ زندہ کر دے اور قیامت سے قبل شریعت محمدی پر رسول بنا کر دوبارہ بھیج دے۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ خدا تعالیٰ کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ لیکن جو (رفعِ عیسیٰ کا) استدلال ان احادیث سے انہوں نے کیا ہے وہ اصل کلمات کو ان کے مدلول سے ہٹانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ رفع کا لفظ حدیث میں آیا ہی نہیں، بلکہ یہ صرف بعض اس دور کے قارئین کی سوچ کا نتیجہ ہے۔ اور ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ حدیث میں اپنی پسند کے مطابق کچھ ایسے الفاظ کا اضافہ کر دیں جو دراصل اسکا حصہ نہ ہوں اور جس کے اضافہ کی حدیث کے الفاظ اجازت بھی نہ دیتے ہوں۔

وهناك آيتان اختلف المفسرون فی تفسيرهما، وجاء فی بعض ما قيل عنهما أنهما تدلان على نزول عيسى فی آخر الزمان، وهاتان الآيتان هما:

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (النساء: 160)

اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا (الزخرف:62)

فعن الآية الأولى يرى بعض المفسرين أن الضمير فی "به" وفی "موته" عائد على عيسى ويكون المعنى على ذلك عندهم أنه ما من أحد من أهل الكتاب إلا ليؤمنن بعيسى قبل أن يموت عيسى أى سيؤمنون به عند عودته آخر الزمان ـ ولكن هذا مردود بما ذكره مفسرون آخرون من أن الضمير فی "به" لعيسى وفی "موته" لأهل الكتاب۔ والمعنى أنه ما من أحد من أهل الكتاب يدركه الموت حتى تنكشف له الحقيقة عند حشرجة الروح فيرى أن عيسى رسول ورسالته حق فيؤمن بذلك، ولكن حيث لا ينفعه إيمان۔

وأما عن الآية الثانية "وإنه لعلم للساعة---" فيرى بعض المفسرين أن الضمير فی "إنه" راجع إلى محمد صلى الله عليه وسلم أو إلى القرآن على أنه من الممكن أن يكون راجعا ـ كما يقول مفسرون آخرون۔ إلى عيسى لأن الحديث فی الآيات السابقة كان عنه۔ فالمعنى وإن عيسى لعلم للساعة ولكن ليس معنى هذا أن عيسى سيعود للنزول بل المعنى أن وجود عيسى فی آخر الزمان (نسبيا) دليل على قرب الساعة وشرط من أشراطها، أو أنه بخلقه بدون أب أو بإحيائه الموتى دليل على صحة البعث۔

اسی تعلق میں دو آیات قرآنیہ ایسی بھی ہیں جن کی تفسیر کے بارہ میں مفسرین نے اختلاف کیا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیات عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانہ میں نزول پر دلالت کرتی ہیں۔ یہ آیات درج ذیل ہیں:

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (النساء: 160)

اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا (الزخرف:62)

پہلی آیت کے بارہ میں بعض مفسرین کا خیال ہے کہ اس میں" بِهٖ" اور" مَوْتِهٖ" کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف جاتی ہے اس بنا پر ان کے نزدیک اس آیت کا یہ معنی ہوگا کہ ہر اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا یعنی آخری زمانہ میں جب وہ دوبارہ تشریف لائیں گے تو تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔ لیکن بعض دیگر مفسرین کا یہ قول ان کے ردّ کے لئے کافی ہے کہ" بِهٖ" میں تو ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے لیکن" مَوْتِهٖ" میں اہل کتاب کی طرف ہے۔ اس لحاظ سے آیت کا معنی ہوگا کہ ہر ایک اہل کتاب پر اس کی موت کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت کھل جائے گی چنانچہ وہ جان لے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام رسول ہیں اور آپ کا پیغام حق وصداقت پر مبنی ہے، لہذا وہ ان پر ایمان لے آئے گا لیکن اس وقت اس کو یہ ایمان کوئی فائدہ نہ دے گا۔

دوسری آیت "اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ......" کے بارہ میں بعض مفسرین کا خیال ہے کہ اس میں" اِنَّهٗ" کی ضمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کریم کی طرف راجع ہے۔ لیکن جیسا کہ دیگر مفسرین کا خیال ہے یہ بھی ممکن ہے کہ اس ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہوں کیونکہ پچھلی آیات میں بات انہی کی بارے میں ہو رہی ہے۔ اس بنا پر اس آیت کا معنی یہ ہوگا کہ عیسیٰ علیہ السلام قیام ساعت کی ایک بڑی علامت ہیں۔ پھر بھی اس کا یہ مطلب نہیں بنتا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ نزول فرمائیں گے بلکہ یہ معنی ہے کہ انکا آخری زمانہ میں وجود قربِ قیامت کی دلیل ہوگا۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو بغیر باپ کے پیدا کرنے کی وجہ سے یا انکو مردوں میں سے دوبارہ زندہ کر کے **بعث بعد الموت** کی صداقت پر دلیل قائم کر دے گا۔

وعلى كل حال فنزول عيسى فی آخر الزمان على فرض حدوثه ليس معناه رفعه حيًّا بجسمه كما سبق القول، ثم إن الدليل إذا تطرق له الاحتمال سقط به الاستدلال كمايقول علماء الأصول، وفی هذه الأدلة أكثر من الاحتمال، بل فيها اليقين عند الأكثرين۔ (مقارنة الأديان ص 56۔62 ، مكتبة النهضة المصرية القاهرة الطبعة الثامنة 1984م)

تاہم اگر بفرض محال آخری زمانہ میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کو مان بھی لیا جائے تب بھی یہ لازم نہیں آتا کہ انکا جسمانی رفع ہو چکا ہے۔ پھر علمائے اصول کا قاعدہ ہے کہ اگر کسی دلیل میں برعکس معنی کا احتمال بھی وارد ہو جائے تو اس سے استدلال کرنا باطل ہو جاتا ہے۔ اور یہاں بیان کردہ دلائل میں تو ایک سے زیادہ احتمال ممکن ہے بلکہ اکثر کے نزدیک تو یقینی طور پر اسکا برعکس معنی غالب ہے۔

(باقی آئندہ)


ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)



**THOMPSON & CO SOLICITORS**
**New Office in Morden**
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
**Contact: Anas A. Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby** (Member of Family Law Panal) **& David Wilson.**
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
*Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921*

# خطبہ جمعہ

**اب حقیقی نور صرف اور صرف آنحضرت ﷺ پر اتری ہوئی شریعت اور آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ میں ہے۔**

**خدا تعالیٰ کا یہ طریق ہے کہ جب کسی کو اپنے نور سے سجاتا ہے تو تمام دنیا میں اس کا اظہار بھی کروا دیتا ہے۔**

جو روحانی نور اللہ تعالیٰ کے خاص فیض سے اس کے خاص بندوں پر آسمان سے اترا ہے اللہ تعالیٰ کے ان خاص بندوں سے جُڑ جاؤ تو یہ نور پھر تمہارے دلوں کو بھی روشن کر دے گا۔

آج اگر کسی کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ؐ سے محبت کا دعویٰ ہے تو مسیح موعودؑ سے تعلق جوڑنا بھی ضروری ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس سلسلہ تعلق کی وجہ سے خلافت سے بھی جڑی ہوئی ہے اور اس نور سے بھی فیض پا رہی ہے جو اللہ تعالیٰ روحانی نور کی صورت میں انبیاء کے ذریعہ ظاہر فرماتا ہے۔

**سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے میناروں کے خلاف جو شور اٹھا ہے یہ بھی اسلام دشمنی کی ایک کڑی ہے۔**

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 4/دسمبر 2009ء بمطابق 4/فتح 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۔ اُوْلٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ (البقرة:258)

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لانے والے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ ولی ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اس آیت کا پہلے بھی کسی خطبے میں ذکر ہو چکا ہے لیکن وہاں لفظ ولی اور اللہ تعالیٰ کی صفت ولی کے حوالے سے یہ ذکر ہوا تھا۔ لیکن آج مَیں اللہ تعالیٰ کی جو صفت نُور ہے یا لفظ نُور ہے اس کے حوالے سے بات کروں گا۔

لغات میں لکھا ہے کہ نُور اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ میں سے ایک صفت ہے اور اَلنُّوْر: ابن اثیر کے نزدیک وہ ذات ہے جس کے نُور کے ذریعہ جسمانی اندھا دیکھتا ہے اور گمراہ شخص اس کی دی ہوئی سمجھ سے ہدایت پاتا ہے۔ یہ معنے لسان العرب میں لکھے ہیں۔ پھر اسی طرح لسان میں دوبارہ لکھا ہے کہ بعض کے نزدیک نور سے مراد وہ ذات ہے جو خود ظاہر ہے اور جس کے ذریعے سے ہی تمام اشیاء کا ظہور ہو رہا ہے۔ اور بعض کے نزدیک نُور سے مراد وہ ہستی ہے جو اپنی ذات میں ظاہر ہے اور دوسروں کے لئے بات کو ظاہر کرتی ہے۔

پھر لسان میں لکھا ہے، ابو منصور کہتے ہیں کہ ''نُورُ اللّٰہ'' نُور اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ آپ فرماتا ہے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور:36)۔ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے بعض کا خیال ہے کہ اس کے معنی ہیں کہ اللہ ہی ہے جو آسمان میں رہنے والوں اور زمین میں رہنے والوں کو ہدایت دینے والا ہے۔ اور بعض کے نزدیک مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ (النور:36) کا مطلب ہے کہ مومن کے دل میں اس کی ہدایت کے نور کی مثال طاق میں رکھے ہوئے چراغ کی سی ہے۔

اَلنُّوْر اس پھیلنے والی روشنی کو کہتے ہیں جو اشیاء کے دیکھنے میں مدد دیتی ہے اور یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ دنیوی اور اخروی۔ پھر کہتے ہیں دنیوی نُور پھر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ نُور جس کا ادراک بصیرت کی نگاہ سے ہوتا ہے اور یہ وہ نُور ہے جو الٰہی امور میں بکھرا پڑا ہے جیسے نُورِ عقل اور نُورِ قرآن۔ دوسرے وہ نور جس کو جسمانی آنکھ کے ذریعہ سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔

اہل لغت اس کے معنے بیان کرتے ہوئے بعض آیات کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔ مثلاً نور الٰہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (المائدہ:16) یعنی تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نُور اور کتاب مبین آ چکی ہے۔

اسی طرح فرمایا: وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا (الانعام: 123) اور ہم نے اس کے لئے روشنی کی جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا ایسا شخص اس جیسا ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں ہو اور اس سے نکل نہ سکے۔

بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنا نام نُور رکھا ہے تو وہ اس اعتبار سے ہے کہ وہی منور ہے یعنی ہر چیز کو روشن کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کا نام نُور اس وجہ سے ہے کہ وہ یہ کام یعنی روشن کرنا بہت زیادہ کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ پھر اس آیت کی مثال دی گئی ہے کہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی اللہ ہی ہے جس کے نور سے آسمانی اور زمینی حقائق الاشیاء کا علم ہوتا ہے اور وہ اپنے ولیوں کو پھر اس نور سے منور کرتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جو اپنے آپ کو نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہا ہے اور اس کی مثال جیسا کہ میں نے بتایا اہل لغت نے دی ہے۔ تو اس آیت میں اپنے اس نُور کی مثال دے کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کا نُور ہے۔ لیکن یہ نُور انسانوں پر پڑتے ہوئے انہیں کس طرح منور کرتا ہے۔ یہ سورۃ نور کی آیت ہے یہ بھی چند ماہ پہلے مَیں ایک جگہ بیان کر چکا ہوں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ۔ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۔اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۔ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ۔يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۔وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۔ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (النور:36) یعنی اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں ایک چراغ ہو۔ وہ چراغ شیشہ کے شمع دان میں ہو۔ وہ شیشہ ایسا ہو گویا کہ ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ وہ (چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو جو نہ مشرقی ہو نہ مغربی۔ اس (درخت) کا تیل ایسا ہے کہ قریب ہے کہ وہ از خود بھڑک کر روشن ہو جائے خواہ اسے آگ کا شعلہ نہ بھی چھوا ہو۔ یہ نور علیٰ نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے

مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اس آیت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی روشنی میں جیسا کہ مَیں نے بتایا چند ماہ پہلے مَیں ایک اور مضمون کے ضمن میں بیان کر چکا ہوں۔ اب یہاں اس کی تفصیل تو بیان نہیں کرتا لیکن اس کا خلاصہ بیان کر کے اس مضمون کو پھر آنحضرت ﷺ کے صحابہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے بیان کروں گا۔

اس نُور کی جو مثال دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ کی ذات تک ہی ہے یا اس میں وسعت ہے۔ پچھلی دفعہ مَیں نے تفصیل بیان کی تھی۔ شاید بعضوں کا خیال ہو کہ آنحضرت ﷺ کی ذات تک محدود ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کا نُور ہر چیز پر حاوی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پہلا اعلان ہی یہ فرمایا کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے۔ اس لئے ہر چیز اس کے نور سے ہی فیض پاتی ہے اور فیض پا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی نہیں جو اپنی ذاتی ہوشیاری یا علم یا عقل سے اس کے نُور کو حاصل کر سکے۔ وہ خود چاہے تو مہیا کرتا ہے اور اس کے طریقے ہیں۔ یہ نُورِ اللہ تعالیٰ کس طرح ہے اور کیوں ہے اس لئے کہ زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا بھی وہی ہے۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ ذکر فرمایا ہے کہ مَیں نے ہی زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔ مثلاً ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (ابراہیم:33) کہ اللہ وہ ہستی ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ اس میں موجود ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر انہیں انسانوں کے لئے مسخر کیا۔ جب اس نے پیدا کیا تو وہی ہے جو روحانی روشنی بھی عطا فرماتا ہے اور مادی بھی۔ پس حقیقی نُورِ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو دیکھنے والی آنکھ کو ہر جگہ، ہر روح میں، ہر جسم میں، ہر چیز میں نظر آتا ہے۔ لیکن ایک ایسا شخص جس کی روحانی آنکھ اندھی ہو اسے یہ نُور نظر نہیں آتا۔ لیکن ایک مومن اس یقین پر قائم ہے کہ ہماری کائنات اور جتنی بھی کائناتیں ہیں جن کا علم انسان کو ہے یا نہیں ہے، ان کا پیدا کرنے والا، ان کا نُور اور ان کو قائم رکھنے والا خدا تعالیٰ ہے اور اس نُور کا صحیح ادراک پیدا کروانے کے لئے خدا تعالیٰ اپنے انبیاء اور فرستادوں کو بھیجتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے نُور پاتے ہیں جو آسمان سے ان پر اترتا ہے اور وہ دنیا میں پھر اسے پھیلاتے ہیں۔ وہ نُور جو آسمان سے اتر کر زمین پر انبیاء کے ذریعہ سے پھیلتا ہے اس کی مثال اس آیت میں بیان فرمائی گئی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ کچھ عرصہ پہلے آنحضرت ﷺ کے حوالے سے کہ یہ نور آپ کی ذات میں کس طرح چمکا؟ مَیں بیان کر چکا ہوں۔ اور یہ اعلیٰ ترین معیار تھا اور قیامت تک رہے گا جو اللہ تعالیٰ کے نُور کا پرتو بن کر دنیا میں قائم ہوا اور آنحضرت ﷺ نے اس نُور کو زمین میں پھیلا دیا اور پھر یہی نہیں کہ اپنی زندگی میں پھیلایا بلکہ یہ سلسلہ جاری ہے اور یہ نُور پھیلتا چلا جا رہا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی ذات سے جو اس کی مثال ہے وہ مَیں مختصراً دوبارہ بیان کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض کہ اللہ زمین و آسمان کا نور ہے، پھر فرمایا کہ انسانوں کے سمجھنے کے لئے اس کی مثال بیان کی جاتی ہے اور مثال یہ ہے۔ اس کی مثال ایک مشکوٰۃ کی طرح ہے، ایک طاق کی طرح ہے، ایک ایسی اونچی جگہ کی طرح ہے جس میں روشنی رکھی جاتی ہے اور یہ طاق آنحضرت ﷺ کا سینہ ہے اور اس طاق میں ایک مصباح ہے، ایک لیمپ ہے اور یہ لیمپ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے جو آنحضرت ﷺ پر اتری اور یہ لیمپ ایک زجاجہ میں ہے یعنی شیشہ کے گلوب میں ہے اور یہ گلوب آنحضرت ﷺ کا دل ہے جو نہایت صاف اور تمام کثافتوں سے پاک ہے اور یہ زجاجہ یا گلوب ستارے کی طرح چمکدار ہے اور خوب روشنی بکھیرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس سے مراد آنحضرت ﷺ کا دل ہے جس کے اندر کی روشنی بھی بیرونی قالب پر پانی کی طرح بہتی نظر آتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی مثال میں آگے بیان فرماتا ہے کہ یہ چراغ یا لیمپ زیتون کے شجرہ مبارکہ سے روشن ہے اور اس شجرۂ مبارکہ سے مراد (یہاں آنحضرت ﷺ کی مثال ہم سامنے رکھیں تو) آنحضرت ﷺ کا وجود ہے جو تمام کمالات اور برکات کا مجموعہ ہے جو تا قیامت قائم رہے گا۔ اس لئے قائم رہے گا کہ آنحضرت ﷺ ہی ہیں جو انسان کامل کہلائے اور قیامت تک آپ ﷺ جیسا کوئی پیدا نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس مثال میں شرقی یا غربی نہ ہونے سے مراد اسلام کی تعلیم ہے۔ جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط ہے۔ نہ ایک طرف جھکاؤ ہے۔ نہ سوشلزم یا کمیونزم ہے نہ کیپٹلزم ہے۔ بلکہ ایک درمیانی تعلیم ہے جو انسانی حقوق کو واضح کرتی ہے۔ دنیا کے امن کو قائم کرتی ہے اور اس مثال میں جو یہ فرمایا کہ قریب ہے وہ تیل از خود روشن ہو جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ اس سے مراد عقل لطیف نورانی محمد ﷺ ہے اور اسی طرح تمام اخلاق فاضلہ ہیں جو آپ کی فطرت کا حصہ بن چکے ہیں۔ اور نُوْرٌ عَلٰی نُوْر سے مراد یہ ہے کہ ان تمام خصوصیات کے حامل انسانِ کامل پر جب خدا تعالیٰ نے اپنا نور ڈالا یعنی نُورِ وحی تو روحانی دنیا میں وہ نور پیدا ہوا جس کی کوئی مثال نہیں۔ پس یہ ہے خلاصہ اس ساری تفسیر کا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔ پہلے بھی میں ایک دفعہ تفصیل سے بیان کر چکا ہوں۔ اب حقیقی نور صرف اور صرف آنحضرت ﷺ پر اتری ہوئی شریعت اور آپ ﷺ کے اُسوہ حسنہ میں ہے۔ اور تمام پرانی شریعتیں اب اس کامل انسان اور جو نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہو چکا ہے کے آنے کے بعد ختم ہو چکی ہیں اور اب یہی تعلیم ہے اور یہی نُور ہے جو اللہ تعالیٰ کے نور سے فیضیاب کرنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت ﷺ کے اس مقام کو جو انسان کامل ہونے کا مقام ہے ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زُمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں۔ جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء، سید الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ سو وہ نور اُس انسان کو دیا گیا۔ اور حسبِ مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔ اور امانت سے مراد انسانِ کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی و جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے۔ اور پھر انسانِ کامل برطبق آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا (النساء آیت:59) اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے............ اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی، نبی اُمّی، صادق و مصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی تھی‘‘۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 160-162)

پس یہ مقام آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے نور سے ملا اور آپ ﷺ نے اپنے صحابہ میں یہ نور منتقل کر کے ان کو بھی اعلیٰ اخلاق پر قائم فرمایا۔ آپ نے اپنے صحابہ کو ستاروں سے تشبیہ دی ہے کہ جن کے بھی پیچھے چلو گے تمہیں روشنی ملے گی۔ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ ملتا ہے۔ عرب کے اَن پڑھ کہلانے والے جو لوگ تھے اس نُور کی وجہ سے جو انہیں آنحضرت ﷺ سے ملا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اعلیٰ اخلاق دکھانے کا ایک نمونہ بن گئے۔ اللہ تعالیٰ کے نور سے اس طرح حصہ پایا کہ اللہ تعالیٰ نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا تمغہ ان کے سینے پر سجا دیا جو بعد میں آنے والوں کو بھی روشنی کی راہیں دکھانے کا باعث ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان صحابہؓ کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ ’’وہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں محو تھے۔ جو نُور آپ ﷺ میں تھا وہ اس اطاعت کی نالی میں سے ہو کر صحابہ کے قلب پر گرتا اور ماسوا اللہ کے خیالات کو پاش پاش کرتا جاتا تھا۔ تاریکی کی بجائے ان سینوں میں نور بھرا جاتا تھا۔............

حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِی اَصْحَابِیْ‘۔ میرے صحابہ کے دلوں میں اللہ ہی اللہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض ہے، اس نے اپنے نور کو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کے بعد بند نہیں کر دیا۔ بلکہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کا یہ نور جو آپ نے خدا تعالیٰ سے لیا ہمیشہ کے لئے جاری فیض کا ایک چشمہ ہے اور اسلامی شریعت ہی ہے جو تا قیامت جاری رہنے والی شریعت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے محبت اور عشق میں ڈوبنے کی وجہ سے اس زمانہ میں اس نُور کے ساتھ جو آسمان سے اترنے والی روحانیت کا نُور ہے۔ اس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا تا خدا تعالیٰ کے نور کا فہم و ادراک ہمارے دلوں میں بھی قائم ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں کچھ (اپنے بارے میں) بیان نہیں کر سکتا کہ کون سا عمل تھا جس کی وجہ سے یہ عنایت الٰہی شامل حال ہوئی۔ صرف اپنے اندر یہ احساس کرتا ہوں کہ فطرتاً میرے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف وفاداری کے ساتھ ایک کشش ہے جو کسی چیز کے روکنے سے رُک نہیں سکتی............‘‘۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ مَیں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجالاؤں۔ سو مَیں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا......‘‘۔ (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 195 تا 197)

جب یہ خواب دیکھی تو پھر آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ روزے رکھے جائیں۔ لیکن آپ نے کہا کہ یہ مخفی طور پر رکھے جائیں کسی کو پتہ نہ لگے اور اس کے لئے پھر آپ اپنے گھر کے باہر جو کمرہ تھا، مردانہ جگہ تھی، اس میں منتقل ہو گئے اور وہیں کھانا وغیرہ بھی منگواتے تھے اور کھانا جو آتا تھا اس کا اکثر حصہ یتیم بچوں میں تقسیم کر دیتے تھے اور خود معمولی سی، تھوڑی سی غذا پر روٹی کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ اور ان روزوں کے دوران جن تجربات سے آپ گزرے ہیں اس کا بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''......اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اُس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گزشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس اُمّت میں گزر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ ﷺ کو مع حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا............اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستاں طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور بندے کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنی وہ ایک نُور تھا جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نُور تھا جو اوپر سے نازل ہوا اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہوگئی''۔(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 198-199) اور یہ سب مقام اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر نُور کا اتارنا یا اللہ تعالیٰ کا نُور اترنا آنحضرت ﷺ کی کامل اطاعت کی وجہ سے تھا۔

چنانچہ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ'' ایک مرتبہ الہام جس کے معنی یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں'' (یعنی جو آسمانی فرشتے ہیں وہ آپس میں بحث کر رہے ہیں، جھگڑ رہے ہیں)۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں'' یعنی ارادۂ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص مُحْیِی کے تعین ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُحْیِی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارے سے اس نے کہا ھٰذَا رَجُلٌ یُّحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہ۔ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبتِ رسول ہے سو وہ اس شخص میں متحقق ہے''۔ یعنی اس میں ثابت ہے۔(تذکرہ صفحہ 34۔ براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ نمبر 3 صفحہ 502-503۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 598)۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنا نُور آپ پر اتار کر آپ کو اس زمانے میں اس نُور کو پھیلانے کے لئے کھڑا کر دیا جو آنحضرت ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے اتارا تھا اور آپ کا یہ سب کچھ آنحضرت ﷺ سے سب سے زیادہ محبت کرنے کی وجہ سے تھا۔ پس اس محبت کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے بھی آپ سے محبت کی اور آنحضرت ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کے اس نُور کو جو زمین و آسمان پر حاوی ہے، جو روحانی انقلاب لانے کا ذریعہ بنتا ہے، اپنے آقا کی غلامی میں آپ بھی اس نُور کا پرتو بنے۔ وہ وحی جو آنحضرت ﷺ کے پاک سینے پر اتری تھی اس کے علوم و معارف آپ پر بھی کھولے گئے تاکہ دنیا کو بتا سکیں کہ اس تعلیم کی اصل تفسیر یہ ہے جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق نے کی ہے۔ آپ کو دنیاوی شہرت کی کوئی خواہش نہیں تھی لیکن جب اللہ تعالیٰ کا نُور کسی پر پڑنے کا فیصلہ کرتا ہے تو پھر خود خدا تعالیٰ اس کو دنیا میں شہرت دیتا ہے تاکہ وہ شخص خدا تعالیٰ کے نور کو پھیلانے کا باعث بنے۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ:'' تُو اس سے نکلا اور اس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا......تُو جہان کا نُور ہے......تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا......اے لوگو! تمہارے پاس خدا کا نُور آیا۔ پس تم منکر مت ہو''۔(تذکرہ صفحہ 258)

پس یہ نور آپ پر اللہ تعالیٰ نے خود اتارا اور آپ کی پاک فطرت کی وجہ سے آپ کا خدا تعالیٰ سے جو ایک تعلق قائم ہوا اور پھر آنحضرت ﷺ سے محبت کی وجہ سے اور آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی کی وجہ سے وہ نُور جو صحابہ کے ظاہری قالب پر پانی کی طرح بہا۔ 1400 سال بعد بھی اس نے نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس نُور سے بھر دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو وہ نُور آگے پھیلانے کا مقام بھی عطا فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:'' میرے لئے یہ کافی تھا کہ وہ میرے پر خوش ہو۔ (یعنی اللہ تعالیٰ میرے پر خوش ہے) مجھے اس بات کی ہرگز تمنا نہ تھی (کہ مَیں مسیح موعود کہلاؤں یا مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں بہتر ٹھہراؤں)۔ مَیں پوشیدگی کے حجرہ میں تھا اور کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اور نہ مجھے یہ خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔ اس نے گوشہ تنہائی سے مجھے جبراً نکالا۔ مَیں نے چاہا کہ مَیں پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروں۔ مگر اس نے کہا کہ مَیں تجھے تمام دنیا میں عزت کے ساتھ شہرت دوں گا''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 153)

پس خدا تعالیٰ کا یہ طریق ہے کہ جب کسی کو اپنے نور سے سجاتا ہے تو تمام دنیا میں اس کا اظہار بھی کروا دیتا ہے۔ ایک انسان کی بنائی ہوئی عام روشنی بھی جہاں روشنی ہو وہاں اپنا نشان ظاہر کر رہی ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ کے نُور کو کس طرح چھپایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نُور جب اپنے بندے کو دیتا ہے اور جب یہ اعلان فرما دیتا ہے کہ اس کا نُور یعنی اللہ تعالیٰ کا نُور تمام زمین و آسمان پر حاوی ہے تو اس سے یہ بھی مراد ہے کہ جو روحانی نُور اللہ تعالیٰ کے خاص فیض سے اس کے خاص بندوں پر آسمان سے اترا ہے اب اس کے فیض عام کا بھی سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے ان خاص بندوں سے جڑ جاؤ تو یہ نُور پھر تمہارے دلوں کو بھی روشن کر دے گا۔ چاہے چھوٹے چھوٹے طاق بنیں۔ چاہے چھوٹے چھوٹے گلوب ہوں۔ چاہے اس کی روشنی کو پھیلانے کی ایک عام مومن کی استعدادوں کے مطابق کوئی حد مقرر ہو لیکن جو جڑیں گے وہ پھر اس نُور سے حصہ پاتے ہوئے آگے بھی نُور کو پھیلانے والے بنتے جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا نُور جب کسی انسان تک پہنچتا ہے، کسی مومن تک پہنچتا ہے اگر اس نے حقیقی نور حاصل کیا ہے تو وہ اس تک پہنچ کر اسے فیضیاب کرتے ہوئے دوسروں کو فیض پہنچانے کا باعث ضرور بنتا ہے۔ پس اس کے حاصل کرنے اور اس سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کے محبوب ترین کا اسوہ اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ عبادات میں، اخلاق میں، عادات میں جب اس شوق سے اس اسوہ کو اختیار کرنے کی کوشش اور سوچ ہوگی اور آنحضرت ﷺ کی کامل اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوگی تو اس کا اعلان خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے قرآن کریم میں یوں کروایا ہے کہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ(آل عمران:32) کہ کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ بھی پھر تم سے محبت کرے گا۔ پس یہ محبت تھی جو صحابہ نے آپ سے کی تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہو گئے اور یہی محبت ہے جو اس زمانے میں حقیقی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت ﷺ سے کی ہے۔ تو آپ خدا تعالیٰ کے محبوب بن کر اس زمانہ میں نُور پھیلانے کا اعزاز پانے والے بن گئے۔

پس آج اگر کسی کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کا دعویٰ ہے تو مسیح موعودؑ سے تعلق جوڑنا بھی ضروری ہے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کے حکموں میں سے ہے اور یہی رسول اللہ ﷺ کے حکموں میں سے ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس سلسلہ تعلق کی وجہ سے خلافت سے بھی جڑی ہوئی ہے اور اس نُور سے بھی فیض پا رہی ہے جو اللہ تعالیٰ روحانی نُور کی صورت میں انبیاء کے ذریعہ ظاہر فرماتا ہے اور جس کا عظیم ترین معیار اور مقام جیسا کہ مَیں نے کہا آنحضرت ﷺ کی ذات ہے اور جس کا احیاء اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے ذریعہ سے فرمایا ہے۔ پس اب جہاں روحانی ترقیات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جڑنے سے وابستہ ہیں وہاں دنیاوی امن کا قیام بھی مسیح موعود سے ہی وابستہ ہے کیونکہ آپ نے ہی آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو پورا فرمایا کہ دنیا کو پیار محبت اور صلح کی طرف بلاتے ہوئے، اسے قائم کرنے کی تلقین کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کے حقوق قائم کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے نور سے منور کریں اور دنیا کے امن کا ذریعہ بن جائیں۔

آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد تھا کہ یَضَعُ الْحَرْب، جب مسیح آئے گا تو جنگوں کا خاتمہ ہوگا اور اسی یَضَعُ الْحَرْب کی وجہ سے پھر امن اور سلامتی کے پیغام بھی پھیلیں گے اور آپ کی تعلیم کی روشنی میں ہی، آنحضرت ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں ہی دائمی سلسلہ خلافت نے اس کو پھر آگے بڑھاتے چلے جانا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تفسیر میں نُور کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے اس نکتہ کو بھی بیان فرمایا ہے کہ اس نُور کے دنیا میں انتشار کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں۔ نمبر ایک الوہیت، اللہ تعالیٰ کی ذات دوسرے نبوت اور تیسرے خلافت۔ اور جب تک مومن اپنے اندر ایمان اور اعمال صالحہ پر توجہ دیتے رہیں گے اس چیز کو اپنے اندر قائم رکھیں گے اس نُور کا سلسلہ لمبا ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم خدا تعالیٰ کے نور سے ہمیشہ فیضیاب ہوتے چلے جانے والے بنتے چلے جائیں اور کبھی ہم خدا تعالیٰ کے نور سے محروم نہ ہوں۔

آج مسلم اُمّہ بھی اگر اس حقیقت کو سمجھ لے، ہمارے جو باقی مسلمان بھائی ہیں اس حقیقت کو سمجھ لیں تو مغرب میں اسلام کے خلاف جو آئے دن ابال اٹھتا ہے اور کوئی نہ کوئی وبال اٹھتا ہی رہتا ہے اس کی بھی غیروں کو کبھی جرأت نہ ہو۔ وحدت میں ہی طاقت ہے اور اس کو قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔

گزشتہ دنوں سوئٹزرلینڈ میں میناروں کے خلاف، مساجد کے میناروں کے خلاف بھی ایک شور اٹھا۔ میناروں سے انہیں کیا تکلیف ہے یہ تو خدا بہتر جانتا ہے۔ ان کے اپنے چرچوں کے بھی تو مینارے ہیں اور کیا ان میناروں کو گرانے سے اگر کوئی شدت پسند ہیں تو ان کی زندگی بدل جائے گی۔ بہرحال یہ جو شور اٹھا ہے وہ بھی اسی اسلام دشمنی کی ایک کڑی ہے اور اس کے پیچھے بھی ایک گہری سازش نظر آتی ہے۔ یہ ابتدا لگ رہی ہے اور مزید ان کے اور بھی مطالبے ہونے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ان کے ہر شر سے اسلام کو بھی بچائے۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ اسلام کے دشمنوں کی ہر سازش کو ناکام و نامراد کر دے۔

**بقیہ: خطاب برموقع اجتماع انصار اللہ UK از صفحہ نمبر 2**

مجلس انصار اللہ کی سطح پر ہونی چاہئے۔ اگر وہ معیاری عمل نہیں کئے جن کی انصار اللہ سے توقع کی جاتی ہے تو تب بھی توجہ کرنی چاہئے۔

**بعض لوگ کہہ دیتے ہیں ہمارے عمل ایسے ہیں کہ ہمیں وصیت کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ اگر ایسے عمل ہیں تب بھی وصیت کرنی چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ اُن میں نیکی کی روح پھونک دے۔** بلکہ وصیت کرنے کے بعد بہت سے لوگ ایسے ہیں جو مجھے لکھتے ہیں کہ خود بخود توجہ پیدا ہوتی چلی جارہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی وجہ بھی بن رہی ہے، دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہورہی ہے۔ نمازوں کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہورہی ہے۔ قربانیوں کی طرف توجہ پیدا ہورہی ہے۔ قربانیوں کے معیار بلند ہورہے ہیں۔ ستر یا پچھتّر سال کے جو انصار ہوتے ہیں ان میں سے بعض کی وصیت تو مرکز منظور کرتا ہے اور بعضوں کی نہیں کرتا۔ لیکن صف دوم کے جو انصار ہیں ان کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

پھر اسی طرح دوسری مالی تحریکات ہیں ان کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ اپنے نام کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے مددگار اور ناصر بننے کا اعلان کررہے ہیں، پھر اپنی قربانیوں کو دیکھیں، خود اپنے جائزے لیں اور پھر اپنے دل سے فتویٰ لیں کہ کیا ہم انصار اللہ ہونے کا حق ادا کررہے ہیں۔ جب خود اپنی سوچ کو اس نہج پر لائیں گے تو مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک کے اندر پاک تبدیلیوں کے اور قربانیوں کے معیار بڑھتے چلے جائیں گے اور جب یہ بڑھیں گے تو یہی چیز ہے جو من حیث الجماعت، جماعت کی بقا اور ترقی کے سامان کرتی ہے۔

## خلافت سے وابستگی اور اس کے تقاضے

پھر انصار اللہ کا ایک اہم کام خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ہر فرد اس میں لگا ہوا ہے اور بڑے اعلیٰ نمونے پیش کرتے ہیں۔ لیکن انصار اللہ کو اس پر نظر رکھنی چاہئے کہ جو معیار حاصل کررہے ہیں یہ یہیں نہ رک جائیں بلکہ بڑھتے چلے جائیں۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یقیناً یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت مومنین کے لئے ضروری ہے اور قرآنِ کریم میں اس کا ذکر بھی فرمایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْامِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُوْلٰئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (سورۃ النور:56)

کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے جو ایمان لانے والے ہیں اور نیک عمل کرنے والے ہیں اُن سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنادے گا یعنی ان میں خلافت کا نظام قائم ہوگا اور مومنین کی جماعت خلیفہ وقت کی طرف دیکھتے ہوئے اس کی باتوں پر عمل کرنے والی ہو جائے گی۔ گویا کہ وہ ایک جان بن جائیں گے۔ جماعت کا اور خلیفہ کا ایک وجود بن جائے گا۔ افرادِ جماعت اس کے اعضاء ہوجائیں گے اور خلیفہ وقت اس کے دل و دماغ کا کردار ادا کرے گا۔ اور جب یہ سوچ ہر ایک میں پیدا ہوجائے گی تو سوال ہی نہیں کہ کوئی فردِ جماعت اپنے فیصلوں اور اپنے علمی نقطوں اور اپنے عملوں پر اصرار کرے۔ دنیا نے کبھی یہ واقعہ ہوتے نہیں دیکھا کہ دماغ ہاتھ کو ایک حکم دے اور ہاتھ اس حکم کو ردّ کرتے ہوئے اپنے طور پر کوئی کام سرانجام دے۔

پس جو ایمان لانے والے ہیں، نیک اعمال کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کے احکام ماننے والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اس جسم کا عضو بن جاتے ہیں جو دماغ کے تابع ہوتے ہیں۔ اس جماعت کا حصہ بن جاتے ہیں جو آخری زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے قائم ہوکر پہلوں سے ملنے والی جماعت ہے۔ پھر اس کے عملی نمونے دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے حقدار ہوجاتے ہیں جو قیامت تک جاری رہنے والا انعام ہے۔

انصار اللہ کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ اس انعام سے حقیقی رنگ میں تبھی فیض اٹھائیں گے جب وہ ہر وقت اپنے ذہن میں یہ رکھیں گے کہ بحیثیت انصار اللہ ہم اس جسم کا اہم عضو ہیں اور جسم کی بقا کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ہر عضو سلامت ہو اور ہم نے اپنا نام اللہ تعالیٰ کا مددگار رکھ کر اپنے آپ کو جماعت کا وہ اہم حصہ بنا لیا ہے جس کے عملی نمونے اور پاک تبدیلیاں دوسری تنظیموں اور افرادِ جماعت سے بہت بڑھ کر ہونی چاہئیں۔ ہماری مالی قربانیوں کے معیار بھی دوسروں سے بلند ہوں۔ ہماری تبلیغی سرگرمیوں کے معیار بھی دوسروں سے بلند ہوں۔ ہماری عبادتوں کے معیار بھی دوسروں سے بلند ہوں۔ جب یہ باتیں ہوں گی تو ہم حقیقی انصار اللہ کہلائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ آپؑ کی جماعت کو غلبہ عطا فرمائے گا اور ترقیات سے نوازے گا۔ بے شک راہ میں روکیں آئیں گی مگر جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرتی چلی جائے گی۔ پس جب اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اور خلافت کا بھی دائمی وعدہ ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خلافت کو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دین کے انصار بھی مہیا فرماتا چلا جائے گا۔ گویا انصار اللہ بھی ایک ہمیشہ قائم رہنے والا ادارہ ہے کیونکہ وہ افراد ہی ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دین کی نصرت کے لئے سامان فرماتا ہے۔ اگر کوئی فرد دین کی نصرت کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اور افراد تیار کردے گا، اور قومیں تیار کردے گا اور انصار اللہ کا جو یہ سلسلہ ہے جاری رہے گا اور چلتا چلا جائے گا اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے، اپنے آپ پر اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہوئے ہمیشہ یہ کوشش کرتے چلے جانا چاہیئے کہ ہر فرد ناصرِ دین بنا رہے اور اس کا حق ادا کرنے والا ہو۔ دنیا میں ہم جو جماعتی ترقیات دیکھ رہے ہیں یہ کسی فرد کی یا کسی خاص جماعت کی یا وہاں کے انصار کی مرہونِ منت نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور جماعت کی من حیث الجماعت ایک کوشش ہے جس میں خدا تعالیٰ برکت ڈال رہا ہے۔ جس کے پھل آج ہم کھارہے ہیں اور انشا اللہ کھاتے چلے جائیں گے۔ ہمارے بڑوں نے انصار اللہ ہونے کا حق ادا کیا اور بے نفس ہوکر دین کی خاطر قربانیاں کیں۔ آج یہ ہمارا فرض ہے کہ ایک خاص کوشش اور دعا کے ساتھ ساتھ اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے راستے ہموار کرتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''مَیں بار بار اور کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ظاہری نام میں تو ہماری جماعت اور دوسرے مسلمان دونوں مشترک ہیں۔ تم بھی مسلمان ہو۔ وہ بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ تم کلمہ گو ہو وہ بھی کلمہ گو کہلاتے ہیں۔ تم بھی اتباعِ قرآن کا دعویٰ کرتے ہو۔ وہ بھی اتباعِ قرآن کے مدعی ہیں۔ غرض دعووں میں تم اور وہ دونوں برابر ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو۔ اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلی حالت کی دلیل نہ ہو ............بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہیئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوفِ خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھا وے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں''۔

فرماتے ہیں: ''.....نصیحت کرنا اور بات پہنچانا ہمارا کام ہے۔ یوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے ....... ہزار ہا انسان ہیں جنہوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے مگر بعض اوقات پرانی عادات یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہوجاتی ہے۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہوجاویں''۔

فرمایا ''........پس ضروری ہے کہ جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی زندگی کا عملی عمدہ نمونہ پیش کرو۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ دیکھو ہر سال میں کئی دوست ہم سے جدا ہوجاتے ہیں''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 604-605 جدید ایڈیشن، ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگی کو اس نہج پر چلانے والے ہوں۔ اپنی عبادتوں کے معیار اس حد تک لے جانے والے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول ہم سے چاہتے ہیں اور جن کی تلقین حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اب دعا کرلیں۔

❁❁❁❁❁❁


قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

**شریف جیولرز ربوہ**

| ریلوے روڈ | اقصیٰ روڈ |
| --- | --- |
| 6214750 | 6212515 |
| 6214760 | 6215455 |

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500


## تبصرہ

**نام کتاب:**

**حضرت مسیح علیہ السلام کا دعویٰ ازروئے قرآن وانجیل**

نام مصنف: اقبال احمد نجم۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ لندن

سن اشاعت : 2009ء

تعداد صفحات : 278

سائز : 23x36/16

ملنے کا پتہ:

Jamia Ahmadiyya U.K
8, South Gardens Collierswood
London, SW 19, 2 NT U.K
E-mail: ianajam@yahoo.co.uk,
innajam@hotmail.com
iqbalnajamuk@gmail.com

مذکورہ کتاب جس کا دیباچہ محترم منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن نے تحریر فرمایا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے تفصیلی واقعات ان کا حقیقی دعویٰ اور دعویٰ کے بعد ان پر گزرنے والے تفصیلی حالات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ تصویر پیش کی گئی ہے جس کو قرآن مجید نے پیش فرمایا ہے اور عیسائیوں کے ان غلط عقائد کا بطلان کیا گیا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا یا خدا کے بیٹے تھے یا وہ انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ہوکر صلیب پر چڑھ گئے تھے۔

کتاب میں بہت تفصیل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نسب نامہ اور آپ کے خاندانی حالات، آپ کی ولادت آپ کے مقام پیدائش اور تاریخ پیدائش اور آپ کی شادی، آپ کا دعویٰ نبوت، صلیبی موت سے آپ کا بچ جانا، آپ کی ہجرت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق کی روشنی میں سری نگر کشمیر محلّہ خانیار میں آپؑ کی قبر کا ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب میں جابجا نہایت تحقیقی انداز میں اور بادلائل رنگ میں حضرت مسیح علیہ السلام سے متعلق انجیلوں کی غلطیوں کو ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو باتیں قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پیش فرمائی ہیں وہی برحق ہیں۔ کتاب میں دلیل اور عقل کے ترازو کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان معجزات کو بھی پرکھا گیا ہے جو انجیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بے ثبوت مشہور کردیئے اور جن کا ان کے پاس کوئی عقلی ثبوت نہیں ہے۔ بہرحال ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کتاب کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تمام حالات و واقعات کو قرآن مجید کی روشنی میں اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر قرآن کی روشنی میں پرکھا گیا ہے۔ موازنہ مذاہب کے طلباء خاص طور پر وہ طلبا جو عیسائیت اور اسلام پر ریسرچ کررہے ہیں ان کیلئے یہ مفید کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ محترم اقبال نجم صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور خوشنودی خداوندی انہیں حاصل ہو۔ یہ ان کی طرف سے ایک بہترین صدقہ جاریہ ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ بدر۔ قادیان)

❁❁❁❁❁❁

# خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر ہدایت
# مختلف زبانوں میں
# تراجم قرآن کریم کی اشاعت

(نصیر احمد قمر۔ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن)

## مینڈینکا(Mandinka) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

گیمبیا مغربی افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی آبادی تقریباً پندرہ لاکھ ہے۔ پچانوے فیصد آبادی مسلمان ہے جبکہ پانچ فیصد عیسائیت اور دیگر مذاہب پر مشتمل ہے۔ پورے ملک میں زیادہ تر تین زبانیں بولی جاتی ہیں۔ یہ زبانیں مینڈینکا، وولف اور فولا ہیں۔ جماعت احمدیہ کو ان تینوں زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہے۔

گیمبیا کی سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان مینڈینکا(Mendinka) ہے جو کچھ ہمسایہ ملکوں سینیگال، گنی بساؤ، گنی کوناکری، مالی، آئیوری کوسٹ، سیرالیون، لائبیریا اور بورکینا فاسو میں بھی قدرے مختلف تلفظ کے ساتھ بولی جاتی ہے۔اس زبان میں ترجمہ کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے عہد میں 1997ء کے اوائل میں ہوا اور 31/مئی 1999ء کو مکمل ہوا۔ پروف ریڈنگ کا مرحلہ 2/اگست 2000ء کو مینڈینکا ٹیم نے مکمل کیا۔13/جنوری 2002ء کو گروپ پروف ریڈنگ کا کام مکمل ہوا۔

ترجمہ کی عربی متن کے ساتھ پیسٹنگ اور اس کی چیکنگ اور تصحیحات کے مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد جولائی 2007ء میں ڈاکار (سینیگال) کے La Senegalaise De, L, imprimerie پریس سے طبع ہوا۔مینڈینکا ترجمہ قرآن 713 صفحات پر مشتمل ہے۔اور اس کا سائز 23.5x15.5 ہے۔

اس زبان میں ترجمہ کے لئے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے اس انگریزی ترجمہ قرآن کو پیش نظر رکھا گیا جس میں بعض آیات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے وضاحتی نوٹس یا متبادل ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔

مترجمین اور ان کے معاونین کے اسماء حسب ذیل ہیں:

مکرم Late Sanna K. Cham۔ یہ ریٹائیرڈ سینئر ٹیچر انگریزی، مینڈینکا اور وولف کے ماہر تھے۔

مکرم Imam Lang Janteh Singhateh عربی اور مینڈینکا زبانوں کے ماہر۔

### نائبین

مکرم KemoS.Sonko گریجوئیٹ، میڈینکا اور انگریزی کے ماہر۔

مکرم Alhaji Sekou Omer Dibba گریجوئیٹ، مینڈینکا، وولف اور انگریزی میں ماہر۔

مکرم Fafanding E.K.Darboe انگریزی، مینڈینکا اور وولف کے ماہر۔

مکرم بابا ایف تراولے صاحب امیر جماعت احمدیہ گیمبیا کی زیرنگرانی یہ ترجمہ مکمل ہوا۔

گیمبیا کے دیہاتی علاقوں میں غیر روایتی تعلیم کافی زیادہ ہے۔ان علاقوں کے لئے قرآن کریم کی مقامی زبانوں میں دستیابی نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ہمارا قرآن کریم کا ترجمہ اب بہت بڑا ذریعہ تعلیم ہے۔

ہمارے ترجمہ کو سراہنے والوں میں گیمبیا کی وائس پریذیڈنٹ صاحبہ شامل ہیں۔ترجمہ کی اشاعت کے فوراً بعد جب ایک ٹریڈ فیئر ہوا جس میں جماعت نے اپنا بک سٹال لگایا اور اس میں قرآن کریم کے مقامی زبانوں میں تراجم رکھے گئے تھے۔ جب محترمہ وائس پریذیڈنٹ صاحبہ جماعت کے سٹال پر آئیں اور انہوں نے ہمارے تراجم کو دیکھا تو بہت خوش ہوئیں اور کہا کہ یہ لوگوں کے اخلاقی کردار کو بڑھانے میں بہت اہم کردار ادا کرے گا۔ اسی طرح عزت مآب صدر مملکت گیمبیا نے جماعت کا نام لئے بغیر ایک تقریب میں اس بات کا اظہار کیا کہ اب اسلام کو سیکھنا اور سمجھنا بہت آسان ہے کیونکہ قرآن کریم کا مقامی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔یہ تقریب ریڈیو اور ٹی وی نے بھی نشر کی۔

۞۞۞۞۞۞

## وولف(Wollof) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

یہ زبان گیمبیا اور سینیگال میں وسیع پیمانے پر بولی جاتی ہے۔

ترجمہ کا آغاز 1997ء کے اوائل میں ہوا اور 1999ء میں ترجمہ مکمل کر لیا گیا۔30/اگست 2000ء کو پروف ریڈنگ کا ابتدائی مرحلہ مکمل ہوا۔ 29/مارچ 2004ء کو گروپ پروف ریڈنگ کا کام مکمل ہوا۔15/اپریل 2004ء کو تصحیحات مکمل کی گئیں۔اس کے بعد ترجمہ کی عربی متن کے ساتھ پیسٹنگ اور چیکنگ وغیرہ کے مراحل سے گزرنے کے بعد جولائی 2007ء میں سینیگال کے درالحکومت ڈاکار کے پریس La Senegalaise De, L, imprimerie سے طبع ہوا۔اس کے کل 707 صفحات ہیں اور اس کا سائز 23.5x15.5 ہے۔ اس ترجمہ کے لئے بھی حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ قرآن مجید کو سامنے رکھا گیا۔اس میں بعض آیات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے متبادل ترجمہ اور تشریحی نوٹس کو بھی پیش نظر رکھا گیا۔

حسب ذیل افراد کو ترجمہ کے کام کی سعادت حاصل ہوئی:

مکرم Momdou W.Mbyeg صاحب لوکل حروف تہجی اور تعلیم بالغاں کے ماہر، انگریزی اور وولف کے عالم۔

مکرم Pape Sengore صاحب وولف اور فرنچ کے ماہر۔

مکرم Numujo Trawally صاحب انگریزی، مینڈینکا اور وولف کے بہترین جاننے والے۔

مکرم Ustaz Hussainou Kah صاحب عربی، وولف کے جاننے والے ۔

وولف زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنے کی سعادت صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔

۞۞۞۞۞۞

## فولا(Fula) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

یہ گیمبیا کی ایک اور بڑے پیمانہ پر بولی جانے والی زبان ہے جو مغربی افریقہ کے بعض دیگر ممالک بھی بولی جاتی ہے

اس زبان میں ترجمہ کا آغاز بھی 1997ء میں ہوا اور جولائی 1999ء کو مکمل ہو گیا۔

پروف ریڈنگ اور ابتدائی چیکنگ 6/اکتوبر 2000ء کو ٹرانسلیشن ٹیم کے ذریعہ مکمل ہوئی۔گروپ پروف ریڈنگ کا کام 3/جنوری 2002ء کو مترجمین ٹیم کے ذریعہ مکمل ہوا۔

اس ترجمہ کے لئے بھی حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ قرآن اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بعض آیات پر متبادل ترجمہ اور تشریحی نوٹس کو پیش نظر رکھا گیا۔

حسب ذیل افراد کو ترجمہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

مکرم Imam Ousman K.Bah عربی فولا، مینڈینکا اور وولف ترجمہ کے ماہر

مکرم Ustaz Amadou Jallow عربی فولا اور وولف کے ماہر۔

مکرم Demba S.Bah گریجوئیٹ انگریزی فلا مینڈینکا، وولف اور روسی زبان کے ماہر۔

یہ ترجمہ بھی جولائی 2007ء میں سینیگال کے دارالحکومت ڈاکار کے La Senegalaise De, L, imprimerie پریس سے طبع ہوا۔اس کے کل 690 صفحات ہیں اور اس کا سائز 23.5x15.5 ہے۔

### ترجمہ کے متعلق دیگر معلومات

ان تراجم کے دوران سب سے بڑی مشکل ''وقت'' کا حصول تھا۔کیونکہ ترجمہ کرنے والے اپنے دفتری کاموں یا کاروبار سے وقت نکال کر آتے تھے یا بعض دوسرے کاموں میں مصروف تھے۔ اس کے باوجود اپنے اخلاص، نظام سلسلہ کے ساتھ وفا، قرآن مجید کے ساتھ محبت اور یہ جانتے ہوئے کہ اللہ کی طرف سے یہ عظیم سعادت زندگی میں صرف ایک دفعہ ملی ہے سب نے اپنے وقت کو قربان کیا اور دن رات ایک کر کے ترجمہ کی ذمہ داری کو احسن رنگ میں نبھایا۔

آج تک اس ملک میں قرآن مجید کی اشاعت کا کام کسی سے نہ ہو سکا۔ یہ ذمہ داری خلافت کی برکت سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے پوری کی۔مکرم بابا ایف تراولے صاحب امیر جماعت احمدیہ گیمبیا نے ان تراجم کے کام کی مسلسل نگرانی کی توفیق پائی۔

مورخہ 28/نومبر 2007ء کو قرآن کریم کا ترجمہ صدر مملکت کو بذریعہ وزیر مملکت برائے مذہبی امور کو پیش کیا گیا۔اس موقع پر ایک خط کے ذریعے صدر مملکت کو بتایا گیا کہ گیمبیا کی تاریخ میں پہلی دفعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو مقامی زبانوں میں ترجمہ کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے اور تمام دنیا میں منتخب آیات کے سو سے زیادہ زبانوں میں تراجم کر چکی ہے۔اسی طرح پچاس سے زیادہ زبانوں میں مکمل قرآن مجید کا ترجمہ شائع کر چکی ہے۔اور 91 زبانوں میں احادیث نبوی اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تحریرات کا ترجمہ بھی شائع کر چکی ہے۔صدر مملکت کے علاوہ وزیر مذہبی امور کو بھی تینوں زبانوں میں تراجم قرآن مجید کا مکمل سیٹ پیش کیا گیا۔

۞۞۞۞۞۞

## اعلانات نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **6/دسمبر 2009ء** بروز اتوار مسجد فضل لندن میں بعد نماز ظہر وعصر حسب ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

**(1)** عزیزہ منصورہ فرحت قمر صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد صاحب قمر (ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔لندن) کا نکاح عزیزم عطاء المنان کاشف صاحب ابن مکرم محمود احمد منیب صاحب (مربی سلسلہ) ساکن لندن کے ساتھ مبلغ دس ہزار پاؤنڈ اسٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

**(2)** عزیزہ رابعہ داؤد صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد صاحب (نیو کاسل یو ایس اے) کا نکاح عزیزم عاصم محمود احمد ابن مکرم اشفاق احمد ملک صاحب (اسلام آباد۔ یوکے) کے ساتھ مبلغ دس ہزار پاؤنڈ اسٹرلنگ حق مہر پر قرار پایا۔

خطبہ مسنونہ اور نکاحوں کے ایجاب وقبول کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہر دو نکاحوں کے فریقین کے لئے ان نکاحوں کے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث ہونے کے لئے دعا دیتے ہوئے اجتماعی دعا کروائی۔

# جماعت احمدیہ برازیل کے 16 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: وسیم احمد ظفر ۔مبلغ انچارج برازیل)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برازیل کو اپنا سولہواں جلسہ سالانہ مورخہ 25 اور 26 اپریل 2009ء بروز ہفتہ واتوار بہت کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ ثمّ الحمدللہ

ہمیشہ کی طرح امسال بھی اس جلسہ میں شرکت کیلئے ایک دعوت نامہ تیار کیا گیا اور مختلف طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کو بھجوائے گئے۔اس کے علاوہ زبانی و بذریعہ ٹیلی فون بھی بہت سے افراد کو دعوت دی اور بار بار یاددہانی بھی کروائی جاتی رہی ۔ ان ذرائع کے علاوہ مقامی اخبارات سے بھی رابطہ کیا گیا چنانچہ دو مقامی اخباروں Tribuna de Petropolis - Diario de Petropolis نے جلسہ سے قبل اور بعد میں بھی جلسہ سے متعلق خبریں شائع کیں۔

امسال جلسہ سالانہ برازیل میں شرکت کے لئے امریکہ سے دو افراد مکرم مبارک احمد جمیل اور مکرم مزمل احمد جمیل خصوصی طور پر تشریف لائے اور جلسہ کو رونق بخشی۔

## حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت جلسہ کے لئے ایک خصوصی پیغام ارسال فرمایا جو احباب کو پڑھ کر سنایا گیا۔یہ پیغام انگریزی میں تھا جس کا پرتگیزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

## پہلا روز 25 مئی بروز ہفتہ

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس مورخہ 25 /اپریل بروز ہفتہ رات 8 بجے شروع ہوا جس کی صدارت امریکہ سے آئے ہوئے مکرم مبارک احمد جمیل صاحب نے کی۔

تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ کی اہمیّت بیان کی اور بتایا کہ یہ جلسہ دنیاوی جلسوں کی مانند نہیں ہے بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر خاص مقصد کیلئے اس کی بنیاد رکھی تھی اور اس میں شامل ہونے والوں کے لئے آپ نے بہت درد اور الحاحکے ساتھ دعائیں کی ہیں۔پس بہت ہی مبارک اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو دور ونزدیک سے اپنے آراموں اور کاموں کا حرج کر کے بھی شامل ہوتے ہیں۔جو یقیناً حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے حصّہ پاتے ہوئے خدا تعالیٰ سے اجر پائیں گے۔

اس کے بعد مکرّم مبارک احمد صاحب جمیل نے مختصر تقریر کی اور نصائح فرمائیں اور دعا کروائی۔

اس کے بعد نوجوانوں کا ایک علمی مقابلہ اور مردوں اور عورتوں کے الگ الگ میوزیکل چیئرز اور مشاہدہ معائنہ کے دلچسپ مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔

## دوسرا روز 26 اپریل (اتوار)

ہر سال جماعت احمدیہ برازیل جلسہ سالانہ کے لئے حالات کے مطابق ایک موضوع مقرر کرتی ہے اور اس کے مطابق دعوتِ عام دیتی ہے۔کوشش کی جاتی ہے کہ احمدی افراد کے علاوہ زیادہ سے زیادہ مقامی افراد اس جلسہ سالانہ میں شامل ہوں۔اسی طرح دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی بلایا جاتا ہے۔

چنانچہ اس اہم آخری اجلاس کی آخری تیاریاں صبح سے ہی شروع کر دی گئیں۔امسال بھی مختلف مذاہب کے پانچ نمائندگان نے شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جلسہ سالانہ کے اس اختتامی اجلاس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے **100** سے زائد افراد نے شرکت کی جس میں احمدیوں کی تعداد **20** تھی باقی سب مقامی غیر مسلم افراد تھے جو مختلف مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھتے تھے۔مشن ہاؤس کا ہال نما کمرہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔خوشی کی بات یہ ہے کہ سب افراد جنہوں نے شرکت کی سنجیدہ اور دلچسپی رکھنے والے تھے۔اور بہت سے مقامی افراد پہلی بار آئے تھے۔

اختتامی اجلاس کا باقاعدہ آغاز خاکسار (وسیم احمد ظفر ۔صدر جماعت) کی صدارت میں شروع ہوا ۔تلاوت قرآن کریم اور اس کے پرتگیزی ترجمہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم ترنّم سے پڑھ کر سنائی اور پرتگیزی میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد مکرم مزمل احمد جمیل صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ کے ضمن میں خصوصی روح پرور اور نہایت ایمان افروز پیغام پڑھ کر سنایا جس کا ترجمہ مقامی زبان میں مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نے پیش کیا۔

اس اختتامی اجلاس میں عزیزم اعجاز احمد ظفر نے ''خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں'' کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ انبیاء کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا بھی خدا تعالیٰ کی پہچان کا ذریعہ ہے

اس کے بعد آنے والے مختلف مذاہب کے نمائندگان نے باری باری تقاریر کیں اور اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مذاہب کے آپس میں اس قسم کے محبت، بھائی چارے اور رواداری کو بہت سراہا اور اس قسم کا جلسہ منعقد کرنے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

ان غیر مسلم نمائندگان کی تقاریر کے بعد خاکسار نے جلسہ کے موضوع کے حوالہ سے بتایا کہ اپنے نفس کی اصلاح اور معاشرہ میں امن، محبت اور بھائی چارہ کی فضا قائم کرنے کے لئے اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان از حد ضروری ہے ۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ ایک قیمتی خزانہ ہے۔اسی طرح آپ نے فرمایا ہے کہ خدا کی معرفت میں ترقی انتہائی ضروری ہے ۔جو اس میدان میں جتنا ترقی کرے گا اسی قدر اس کا خدا سے تعلق بڑھے گا اور وہ خدا کا خوف کرنے والا اور اس سے محبت کرنے والا ہوگا۔چنانچہ انبیاء اسکی بہترین مثال ہیں۔

یہ جلسہ بہت کامیابی کے ساتھ انتہائی خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔

## نمائش

ہر سال کی طرح امسال بھی قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم وتصاویر پر مشتمل ایک نمائش لگائی گئی تھی بہت سے افراد نے بہت دلچسپی کیساتھ اس نمائش کو دیکھا اور اس بارہ میں سوالات بھی کرتے رہے۔

اس طرح یہ جلسہ ہر طرح سے توقع سے بڑھ کر کامیاب رہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس جلسہ کے مثبت اثرات مرتّب فرمائے ۔بہتوں کیلئے ہدایت کا موجب بنائے نیز ہمیں بیعتوں کے اعتبار سے بھی کامیابی عطاء کرے. آمین

۞۞۞۞۞۞

# لجنہ اماء اللہ یوگنڈا کے نیشنل سالانہ اجتماع کا شاندار انعقاد

(رپورٹ :محمد داؤد بھٹی۔ مبلغ سلسلہ )

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ یوگنڈا کا نیشنل سالانہ اجتماع مورخہ 2 تا 4 اکتوبر 2009ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار زونل ہیڈ کوارٹر جنجا میں منعقد ہوا۔جمعہ سے پہلے تمام لجنات اور ناصرات اجتماع سینٹر پہنچ گئیں اور ہر گروپ رجسٹریشن کے بعد مقررہ جگہ پر بیٹھتا گیا۔نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مکرمہ انیسہ کساوے صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ یوگنڈا نے تمام شاملین کو دو گروپس میں تقسیم کر دیا۔ایک گروپ مکرمہ صدر صاحبہ کے ہمراہ ریجنل ہسپتال جنجا میں مریضوں کی عیادت کے لئے خورونوش کی اشیاء کے ساتھ روانہ ہو گیا۔اور دوسرا گروپ ڈسٹرکٹ جیل میں قید عورتوں سے ملنے اور ان کی ضروریات کی اشیاء تقسیم کرنے گیا۔ان دونوں جگہوں پر نگرانوں نے جماعت کا تعارف کروایا۔

مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد کی گئی جس میں مکرم حافظ الیاس کساوے صاحب نے حاضرین کے مختلف سوالوں کے جوابات دیئے۔

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد اور فجر سے ہوا۔اس کے بعد درس قرآن کریم وحدیث ہوا۔ناشتہ کے بعد لجنات اور ناصرات کو مختلف گروپس میں تقسیم کیا گیا اور علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں تلاوت ونظم کے مقابلے ہوئے۔یہ مقابلے نماز مغرب تک جاری رہے۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد لجنہ کی شوریٰ منعقد ہوئی جس میں شاملین کی تعداد 68 تھی ۔شوریٰ میں صدر لجنہ کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔

تیسرے دن بروز اتوار بھی نماز تہجد باجماعت کے بعد نماز فجر ادا ہوئی اور بعد میں درس قرآن کریم اور حدیث ہوا۔ناشتہ کے بعد بین المجالس مقابلہ تقریر منعقد ہوا۔اس مقابلہ میں ہر زون سے چھ ممبرات شامل ہوئیں۔ یہ پروگرام نماز ظہر تک جاری رہا۔نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی لجنات وناصرات کو محترم امیر صاحب کی بیگم نے انعامات تقسیم کئے۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد آخری سیشن شروع ہوا جس میں مکرم امیر صاحب یوگنڈا نے لجنہ اماء اللہ کو تربیتی اور تنظیمی لحاظ سے جماعتوں میں مزید بیداری پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور امسال منعقد ہونے والے اجتماع میں شامل ہونے والی لجنات اور ناصرات کو مبارکباد دی۔

اس اجتماع میں مجموعی طور پر 9 زونز میں سے 8 زونز کی 600 لجنات وناصرات شامل ہوئیں۔

تمام جماعت عالمگیر سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس اجتماع کی روحانی وظاہری برکتوں سے ہر فرد جماعت کو نوازے۔آمین

۞۞۞۞۞۞۞

# مقصد حیات کیا ہے؟

## سویڈن میں بین المذاہب سمپوزیم کا انعقاد

(رپورٹ:( آغا یحییٰ خان مبلغ انچارج سویڈن)

مورخہ 19 نومبر 2009ء شام 6 بجے سویڈن کے شہر گوتھن برگ کی مرکزی لائبریری میں ہر سال کی طرح امسال بھی جماعت سویڈن نے بین المذاہب سمپوزیم منعقد کیا۔یہ سمپوزیم شعبہ تبلیغ کے زیر اہتمام منعقد کیا جس کے لئے تاریخ چند ماہ قبل لائبریری کی انتظامیہ کے ساتھ طے کی گئی اور یہودی، عیسائی، بدھ اور سکھ مت کے نمائندگان کو اس سمپوزیم میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔

امسال کے سمپوزیم کا عنوان ''مقصد حیات کیا ہے؟'' رکھا گیا اور تمام مذاہب کے نمائندگان کو اپنی الہامی کتاب سے اس موضوع پر تقریر کرنے کی درخواست کی گئی۔بدھ مت اور سکھ مت نے معذرت کر لی تاہم یہودیت اور عیسائیت کے مشہور نمائندگان نے شمولیت کی۔

سمپوزیم کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے سویڈش ترجمہ سے ہوا اور مکرم عامر منیر چوہدری صاحب نیشنل سیکریٹری تبلیغ نے سٹیج سیکریٹری کے فرائض ادا کئے اور مقررین کو مدعو کیا۔ہر تقریر کا دورانیہ قریباً پندرہ منٹ تھا۔آخر پر جماعت احمدیہ سویڈن کی نمائندگی میں خاکسار (آغا یحییٰ خان) نے سویڈش زبان میں تقریر کی جسے مہمانوں نے بہت سراہا۔الحمدللہ

اس سمپوزیم کے لئے گوتھن برگ کے تمام اساتذہ کو ای میل کے ذریعہ مدعو کیا گیا۔لائبریری کی انتظامیہ نے اپنے ویب سائٹ اور اپنے لوکل اخبار میں بھی اس کا اشتہار دیا اسی طرح سمپوزیم کے آغاز سے قبل لائبریری میں موجود تمام احباب کو اور چھوٹے سے اشتہار کی صورت میں اطفال وناصرات نے فرداً فرداً اطلاع دی۔احمدی احباب نے بھی اس سمپوزیم میں شرکت کی۔مکرم نیشنل امیر صاحب نے بطور صدر مجلس اختتام پر تمام مقررین کا شکریہ ادا کیا اور دعا دی کی اللہ ہمیں مقصد حیات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شعبہ اشاعت نے اپنا ایک بک سٹال بھی لگایا اور کچھ کتب تحفۃً بھی مہمانوں کو پیش کی گئیں۔اسی طرح خاکسار کی تقریر کا پرنٹ بھی مطالبے پر لوگوں کو مہیہ کیا گیا۔

سمپوزیم کے بعد مہمانوں کی خدمت میں چائے اور لوازمات پیش کئے گئے جس میں چائے لائبریری کی انتظامیہ کی طرف سے پیش کی گئی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں اسلامی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کی توفیق دے اور اس سمپوزیم میں خدمت کرنے والے تمام افراد کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

۞۞۞۞۞۞۞

# 2008ء میں جماعت احمدیہ نائیجر کی سرگرمیاں

## نائیجر کے پہلے پرائمری سکول کا قیام۔مساجد کا افتتاح۔جلسہ سالانہ کا انعقاد۔
## نمائش بکسٹالز کا قیام۔جلسہ یوم خلافت کا انعقاد۔ریڈیو،اخبارات میں تشہیر

(رپورٹ :اکبر احمد طاھر۔ مبلغ نائیجر)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عالمگیر جماعت احمدیہ پوری دنیا میں ترقی کی منازل طے کرتی چلی جا رہی ہے۔2008 کا سال جماعت کے لئے ایک تاریخی سال تھا جس دوران پوری دنیا میں صد سالہ خلافت جوبلی منائی گئی۔اورساری دنیا نے مختلف پروگرام کئے۔ان پروگراموں کے ذریعہ کثیر تعداد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

2008ء کے اس تاریخی سال میں جماعت احمدیہ نائیجر کو بھی مختلف پروگرام کرنے کی توفیق ملی جن کا مختصر تذکرہ بغرض دعا ہدیہ قارئین ہے۔

## نیامی میں جماعت کے پہلے پرائمری سکول اور مسجد ناصر کی تعمیر وافتتاح

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نائیجر کو دارالحکومت نیامی میں جامع مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ نیامی میں 2006ء میں جماعت کو حکومت کی طرف سے سکول کی تعمیر کے لئے 12600 مربع میٹر جگہ الاٹ کی گئی جہاں سکول تعمیر کر کے 2007ء میں پہلی کلاس سے شروع کر دیا گیا۔(یہ نائیجر میں جماعت کا پہلا پرائمری سکول ہے)یہ زمین ملنے پر یہاں جامع مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا گیا جس کی بنیاد مارچ 2007ء میں جلسہ سالانہ نائیجر کے موقع پر رکھی گئی۔مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر یکم فروری 2008ء بروز جمعۃ المبارک مسجد کا افتتاح کیا گیا۔نماز جمعہ خاکسار نے پڑھائی اور نماز جمعہ کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔نماز جمعہ میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔چنانچہ موقع کی مناسبت سے خاکسار نے خطبہ جمعہ میں جماعت کا تعارف کروایا۔نیز مسجد کی تعمیر کی غرض وغایت بیان کی اس موقع پر حکومتی سرکردہ افراد نے بھی نماز جمعہ میں شرکت کی جن میں قابل ذکر محترم گورنر صاحب نیامی،سیکرٹری جنرل بلدیہ،علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ،حلقہ کے کونسلر اور نمائندہ وزارت آبادی وسوشل ورک کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب وخواتین شامل ہوئے۔

نماز جمعہ کے بعد گورنر صاحب نیامی وسیکرٹری صاحب بلدیہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مسجد کی تعمیر پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔اس موقع پر 5ریڈیو،4اخبار اور ایک پرائیویٹ TV کے نمائندے موجود تھے جنہوں نے مسجد کی تعمیر اور افتتاح کی خبر نشر کی۔اس مسجد کا ہال 200:20x10 مربع میٹر ہے۔محراب پر اڑھائی میٹر اونچا گنبد اور دائیں طرف ایک مینار جو چھت سے 12 میٹر اونچا ہے۔فرنٹ پر چار چھوٹے مینار بنائے گئے ہیں۔اس مسجد کا شمار نیامی کی چند بڑی مساجد میں ہوتا ہے حضور انور ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مسجد کا نام مسجد ناصر عطا فرمایا ہے۔

## مارادی ریجن میں Gamo Gakai کے مقام پر افتتاح مسجد بیت العافیت کا افتتاح

مسجد بیت العافیت مارادی ریجن کے ایک گاؤں GAMO GA KAI میں تعمیر کی گئی ہے جس کی بنیاد 25/دسمبر 2007ء کو محترم شاکر مسلم صاحب ریجنل مبلغ نے رکھی۔مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر مورخہ 14 مارچ 2008ء بروز جمعۃ المبارک مسجد کا افتتاح رکھا گیا۔ خاکسار نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں مساجد کی تعمیر کی غرض غایت اور مسجد کی صفائی کی طرف توجہ دلائی نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ مسجد کا افتتاح عمل میں لایا گیا۔نماز جمعہ کے بعد علاقہ کے چیف Chef Conton جو متعدد دیہات کے Chef ہوتے ہیں نے مسجد کی تعمیر پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر قرب و جوار کے 7 دیہات سے احباب نے نماز جمعہ میں شرکت کی اس مسجد کا مسقّف حصہ ہال 10x6 60 مربع میٹر ہے یہ مسجد نیشنل روڈ جو نیامی سے مارادی جاتا ہے پر واقع ہے۔جو اپنے 2 میناروں اور گنبد کے ساتھ بہت ہی خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔اس کی تعمیر میں احباب جماعت نے وقار عمل کر کے ریت ،بجری،پانی،مہیا کیا۔حضور انور ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا نام ازراہ شفقت بیت العافیت عطا فرمایا ہے۔

## Fillingue میں مسجد صادق کا افتتاح

Tillabery ریجن کے ڈیپارٹمنٹل شہر Fillingue میں 2007ء میں بلدیہ نے جماعت کو مسجد کی تعمیر کے لئے 2400 مربع میٹرز مین الاٹ کی۔زمین ملنے پر وہاں مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا گیا۔چنانچہ اس مسجد کی بنیاد خاکسار نے مورخہ 28 اگست 2008 بروز جمعۃ المبارک رکھی۔ اس بنیاد رکھنے کی تقریب میں شہر کے میئر پریفے کے سیکرٹری جنرل نمائندہ چیف و دیگر احباب نے شرکت کی۔بفضلہ تعالیٰ اڑھائی ماہ کے عرصہ میں مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔تعمیر مکمل ہونے پر 14 نومبر بروز جمعہ مسجد کے افتتاح کا پروگرام رکھا گیا۔مورخہ 13 نومبر بروز جمعرات قریبی دیہات سے احباب تشریف لائے اور مسجد میں منعقدہ تربیتی پروگرام میں حصہ لیا اور 14/نومبر بروز جمعۃ المبارک خاکسار نے نماز جمعہ پڑہائی۔خطبہ جمعہ میں جماعت کا تعارف کرایا مساجد کی تعمیر کی غرض وغایت اور ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی اسی طرح نماز جمعہ سے مسجد کا افتتاح عمل میں لایا گیا۔نماز جمعہ میں محترم پریفے صاحب شہر کے میئر صاحب نمائندہ چیف Chef Canton نیز کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔نماز جمعہ کے بعد محترم پریفے صاحب (یہ ڈیپارٹمنٹ میں انتظامی امور کے ہیڈ ہوتے ہیں۔) نے مسجد کی تعمیر پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔نیز اپنے خطاب میں کہا مجھے بتایا گیا ہے احمدی حضرات آنحضور ﷺ کو نعوذ باللہ نہیں مانتے۔لیکن مَیں نے خطبہ جمعہ میں سوائے قرآن وحدیث اور آنحضور ﷺ کے نام کے کچھ نہیں سنا۔اس طرح کی غلط اور بے بنیاد باتیں شہر کے ماحول کو خراب کرتی ہیں اس لئے ان سے گریز کیا جانا چاہئے۔وغیرہ۔اس پر شہر کے میئر صاحب نے بھی مسجد کی تعمیر پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔نماز کی ادائیگی کے بعد پریفے و میئر صاحب مشن ہاؤس تشریف لائے اور حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ MTA پر Live فرنچ ترجمہ کے ساتھ سنا۔

اس افتتاح کے موقع پر نیشنل ریڈیو کے نمائندہ بھی موجود تھے۔مسجد کے افتتاح کی خبر نیشنل ریڈیو پر 3 دفعہ نشر کی گئی۔

## جماعت احمدیہ نائیجر کے چوتھے جلسہ سالانہ کا انعقاد

امسال یعنی 2008 میں جماعت احمدیہ نائیجر کو اپنا چوتھا جلسہ سالانہ مورخہ 7 اور 8/مارچ بروز جمعہ و ہفتہ کیپیٹل نیامی میں جماعت کی نئی تعمیر شدہ مسجد ناصر (احاطہ احمدیہ پرائیویٹ سکول) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔حسب سابق جلسہ کی تیاری کا کام چند ہفتے قبل شروع کر دیا گیا۔ہر ہفتہ اور اتوار کو وقار عمل کیا جاتا رہا۔مسجد کا ہال جلسہ گاہ کے طور پر استعمال کیا گیا خواتین کے لئے مسجد کے ساتھ علیحدہ جلسہ گاہ بنائی گئی۔مسجد اور احاطہ کو بینرز اور جھنڈوں سے سجایا گیا۔مورخہ 7/مارچ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر خاکسار نے لوائے احمدیت لہرایا اور سیکرٹری جنرل بلدیہ نے نائجیریا کا جھنڈا لہرایا اور خاکسار نے دعا کروائی۔لوائے احمدیت اتارے جانے تک خدام اپنے ڈریس میں ملبوس ڈیوٹی دیتے رہے۔افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جس کے بعد قصیدہ حضرت مسیح موعود یا عین فیض اللہ والعرفان پیش کیا گیا۔ جس کے بعد خاکسار نے احباب کو خوش آمدید کہا اور افتتاحی دعا کروائی۔

پہلے اجلاس میں دو تقاریر احمدیت کا تعارف اور سیرت نبی کریم ﷺ کے موضوع پر ہوئیں جس کے بعد نماز مغرب وعشا ادا کی گئیں۔

## مجلس سوال وجواب

کھانے کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی جو رات گیارہ بجے تک جاری رہی۔

## دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد با جماعت سے ہوا نماز فجر کے بعد درس قرآن ہوا۔

جلسہ کا اختتامی پروگرام 10 بجے خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم ہے دست قبلہ نما پیش کی گئی اور اجلاس میں تین تقاریر بعنوان، عظمت قرآن،نظام خلافت،اورحضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ﷺ ہوئیں۔آخر پر افسر صاحب جلسہ سالانہ محترم عبدالرحمٰن صاحب ڈاروی نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور خاکسار نے چند نصائح کیں اور اختتامی دعا کروائی۔اس طرح یہ جلسہ بخیر وعافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔اس جلسہ میں بفضل تعالیٰ اتھارٹیز نے بھی شرکت کی جن میں گورنر صاحب نیامی،دو اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل نیامی،میئر بلدیہ نیامی،وائس میئر بلدیہ نیامی،سیکرٹری جنرل بلدیہ نیامی، سیکرٹری جنرل وزارت مذہبی امور،ڈائریکٹر وزارت مذہبی امور،نمائندہ وزارت صحت،نمائندہ وزارت آبادی وسوشل ورک،حلقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ ،ڈائریکٹر اربن ٹرانسپورٹ نیامی،نمائندہ سلطان آف آغا ویز،تاوا ریجن سے میئر آف Bezega،تاوا ریجن سے سیکرٹری جنرل آف بلدیہ سرناوا اور مارادی ریجن سے میئر آف Ajira Tawa شامل تھے۔

ان اتھارٹیز میں سے گورنر صاحب نیامی،سیکرٹری جنرل بلدیہ نیامی۔میئر آف Bazega میئر آف Ajira Tawa سیکرٹری جنرل بلدیہ سرناوا نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے جماعتی خدمات کو سراہا۔

## نمائش اور بک سٹال

اس جلسہ کے موقع پر ایک بک سٹال لگایا گیا نیز تصویری نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔جسے احباب نے بہت پسند کیا۔میڈیا۔اس جلسہ کی خبر خاکسار کے انٹرویو کے ساتھ 2 پرائیویٹ TV نے متعدد بار نشر کی۔3 ریڈیوز نے جلسہ کی خبر اور انٹرویو 3،3 دفعہ نشر کیا۔3 اخبارات نے جلسہ کی خبر تصاویر کے ساتھ شائع کیں اسی طرح محض خدا تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ذریعے جماعت کا پیغام سینکڑوں افراد تک پہنچا۔

## جلسہ یوم خلافت

27/مئی کے دن کو یادگار بنانے کے لئے تمام جماعتوں میں مختلف پروگرام ترتیب دیئے گئے۔جس کے مطابق جماعتوں میں نماز تہجد با جماعت ادا کی گئیں۔نماز فجر کے بعد اجتماعی دعا کی گئیں۔سب جماعتوں میں اس دن جانور صدقہ دیئے گئے۔بچوں میں اس دن بسکٹ اور ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔مساجد اور مشن ہاؤسز پر چراغاں کیا گیا۔یہ چراغاں 27 مئی سے 2,3 دن پہلے اور 2,3 دن بعد تک رہا۔شہروں میں بجلی کی سہولت سے فائدہ اٹھایا گیا اور دیہات میں عارضی انتظام کیا گیا۔جماعتوں میں جلسہ یوم خلافت کا انتظام کیا گیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام بابت خلاف جوبلی فرنچ و ہاؤسا زبان میں چھپوا کر تقسیم کیا گیا۔نیامی،برنی،کونی اور مارادی میں حضور کا پیغام فرنچ و ہاؤسا زبانوں میں 15 مرتبہ 5 پرائیویٹ ریڈیوز اور نیشنل ریڈیو پر نشر ہوا۔حضور انور کا پیغام ایک پرئیویٹ اخبار Lesaheil اور حکومتی Le Sahel میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ شائع کیا گیا۔اخبار Le Sahel روزنامہ ہے اس پورے ملک میں تمام سرکاری دفاتر میں پہنچایا جاتا ہے۔خلافت جوبلی کے سلسلہ میں ایک پرائیویٹ TV ذیتا نے خاکسار کا انٹرویو ریکارڈ کیا اور اس کا دورانیہ 15 منٹ تھا جو 5 مرتبہ نشر کیا گیا۔

**Earlsfield Properties**

***We will manage your property at 0% commission***

***Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years***

***Free management Service***

***Guaranteed vacant possession***

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

**الفضل انٹرنیشنل میں**

**اشتہار دے کر**

**اپنی تجارت کو فروغ دیں۔**

(مینیجر)

# اکتوبر 2009ء میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی تبلیغی سرگرمیوں کی مختصر جھلکیاں

(کینیڈا کے شمالی علاقوں میں تبلیغ، جلسہ ہائے سیرت النبی، بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد۔ نیشنل تبلیغ ڈے۔ اسلام احمدیت کے تعارف پر مشتمل فولڈرز کی تقسیم)

(رپورٹ: شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا)

## کینیڈا کے شمالی علاقوں میں تبلیغ

مختلف مذاہب کے نمائندوں سے ملاقاتیں کر کے اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

## جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ

جماعت احمدیہ کینیڈا کے زیر اہتمام مختلف شہروں میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ جن میں نارتھ یارک اونٹاریو، ایڈمنٹن وغیرہ کی جماعتیں شامل ہیں۔ جن میں بعض غیر از جماعت مہمان بھی شامل ہوئے۔ اور پروگرام کے آخر پر سوال و جواب کے لئے وقت بھی دیا گیا۔

❁...... 25 اکتوبر 2009ء کو ایڈمنٹن میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ مقامی اخبار نے اس جلسہ کی کوریج کی۔ اسلام اور احمدیت کے تعارف پر مبنی 400 سے زائد پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ 23 مہمان اور 200 احبابِ جماعت شریک ہوئے۔ ایم ٹی اے کے لئے ریکارڈنگ بھی کی گئی۔

❁...... 17 اکتوبر 2009ء کو نارتھ یارک انٹاریو میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں احبابِ جماعت کے علاوہ 12 مہمان شامل ہوئے اور پروگرام کے آخر پر سوال جواب کی ایک دلچسپ محفل منعقد ہوئی۔

## بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد

❁...... 8 اکتوبر 2009ء کو Quesnel, BC میں New Caledonia College میں "خدا کا وجود اور انسانی دکھوں" کے موضوع پر New Caledonia College میں بین المذاہب پروگرام کیا گیا، جماعت کے علاوہ سکھ، بدھ، عیسائی اور Aboriginal مذاہب کے نمائندوں، 66 مہمانوں اور 11 احبابِ جماعت نے شرکت کی۔ شہر کے میئر Mary Sjostrom نے بھی شرکت کی۔ مقامی ٹی وی نے پروگرام کی کوریج کی۔

❁...... 18 اکتوبر 2009ء کو ہملٹن میں بین المذاہب کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کا عنوان "خدا کا کردار، اس کے کام اور اس کے اثرات" تھا۔ یہ پروگرام Bishop Ryan CatholicHigh School میں ہوا۔ اس کانفرنس میں بدھ مت، ہندومت، یہودیت ،دہریہ یعنی لادینیت، روائتی قدیمی مذہب، عیسائیت اور اسلام کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کو پیش کیا۔ اور کانفرنس کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ بعد ازاں سوال و جواب ہوئے اور لوگوں نے بہت دلچسپی ظاہر کی۔

❁...... 19 اکتوبر 2009ء کو البرٹا Olds میں بین المذاہب کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کا عنوان تھا "مذہب معیشت کو کس طرح متاثر کرتا ہے اور خود معیشت سے کس طرح متاثر ہوتا ہے؟"۔ 48 مہمان اور 37 جماعت کے احباب شامل ہوئے۔ آخر پر سوال و جواب کا ایک دلچسپ پروگرام بھی ہوا۔ اخبار کے ایک نمائندہ نے کوریج کی۔

❁...... 22/ اکتوبر 2009ء کو Red Deer College البرٹا میں بین المذاہب کانفرنس منعقد کی گئی جس کا عنوان "اگر خدا موجود ہے تو انسان دکھوں میں کیوں مبتلا ہوتا ہے؟" تھا۔ 475 مہمان شامل ہوئے اور جماعت کے 110 افراد نے بھی شرکت کی۔

❁...... 27 اکتوبر 2009ء کو Sault Ste Marie میں بین المذاہب پروگرام کیا گیا۔ جس کا عنوان "میں اپنے مذہب پہ کیوں ایمان رکھتا ہوں؟" تھا۔ 70 سے زائد مہمان شامل ہوئے، ریڈیو، ٹی وی اور اخبار کے نمائندوں نے شرکت کی۔

اسی دن شہر کے پولیس چیف Robet B. Davies اور اُن کی ٹیم کو محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نے ایک گھنٹہ کے پروگرام میں اسلام کا تعارف کروایا اور سوالوں کے جوابات بھی دئے گئے۔

❁...... 29 اکتوبر 2009ء کو Huntsville انٹاریو میں بین المذاہب پروگرام منعقد ہوا، جس کا عنوان "ذہنی سکون، مذاہبِ عالم اس بارہ میں کیا کہتے ہیں؟" تھا۔ 43 مہمانوں اور 25 احباب جماعت نے شرکت کی۔

❁...... 29 اکتوبر کو Spruce Grove البرٹا میں بین المذاہب پروگرام کیا گیا، جس کا عنوان تھا۔ "کیا فیملی لائف کی بنیاد مذہب پر ہوسکتی ہے؟"۔ 70 مہمان اور 30 احبابِ جماعت شامل ہوئے۔ آخر پر سوال و جواب کا ایک دلچسپ پروگرام بھی ہوا۔

❁...... 29 اکتوبر کو وان انٹاریو میں ایک چرچ کی طرف سے منعقد کے گئے بین المذاہب پروگرام میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بک اسٹال لگایا گیا اور 15 افرادِ جماعت شامل ہوئے۔

## اسلام کا تعارفی پروگرام

❁...... 17 اکتوبر 2009ء کو اسلام کے تعارف پر مشتمل Essence of Islam پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس دلچسپ پروگرام میں برموڈا اسلامک سنٹر کے صدر Salim Talbot نے شرکت کی۔ اس پروگرام کا تعارف مقامی اخبار میں شائع ہوا۔ 19 لوگ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ مسجد محمد کے امام Bassim نے بھی شرکت کی۔ تین بک اسٹال لگائے گئے۔ 20 لوگوں نے لٹریچر لیا۔

❁...... 24-25 اکتوبر 2009ء کو Sault Ste Marie میں ایک چرچ میں اسلام کے تعارف پہ تین پروگرام کئے گئے۔ اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 800 تھی۔

## نیشنل تبلیغ ڈے

❁...... 14-15 اکتوبر 2009ء کو نیشنل تبلیغ ڈے میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے جملہ خاندانوں بچوں عورتوں اور مردوں نے منظّم طریق پر اپنے ذمہ الاٹ شدہ گھروں پر دستک دے کر اپنے اور جماعت احمدیہ کے تعارف کے بعد اسلام اور احمدیت کے تعارف کے پمفلٹ تقسیم کئے۔ جن گھروں سے کوئی فرد نہیں آیا اُن کے پتہ جات نوٹ کئے گئے اور بعد میں اُن سے رابطہ کی کوششیں جاری ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک دو لاکھ پچیس ہزار سے زائد پمفلٹ تقسیم کئے جا چکے ہیں۔

اس موقع پر میڈیا کے نمائندے شامل ہوئے۔ CHCH News کے نمائندہ نے انٹرویو لیا۔ Hamilton Sectator نے پریس رپورٹ کے لئے اپنا نمائندہ بھجوایا۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے لئے بھی ریکارڈنگ کی گئی۔ 50 مہمانوں نے شمولیت کی۔ اس طرح اس کانفرنس میں 230 احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کانفرنس بہت کامیاب رہی اور لوگوں نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

❁...... 18 اکتوبر 2009ء کو Huntnsvill انٹاریو میں جماعت کا تعارفی پروگرام کیا گیا۔ مکرم مولانا مختار احمد چیمہ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے خطاب کیا۔ یہ پروگرام Trinity United Church میں ہوا اور تین سو مہمانوں نے شرکت کی۔

❁...... 24-25 اکتوبر 2009ء کو Sault Ste Marie میں ایک چرچ میں اسلام کے تعارف پہ تین پروگرام کئے گئے۔ اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 800 تھی۔

## جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تبلیغی مساعی

مکرم ملک فاران ربانی صاحب طالب علم درجہ رابعہ، جامعہ احمدیہ کینیڈا کے گھر پر عیسائیوں کے ایک فرقہ Jehovah's Witnesses سے تعلق رکھنے والے ایک شخص اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ تشریف لائے۔ مکرم ربانی صاحب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کو انہی کی کتاب مقدس سے ان کے غلط عقائد ثابت کر کے دکھائے اور مزید سوالات بھی ان کے آگے رکھے۔ جس کے جواب میں انہوں نے ہمیں اپنے Church میں مدعو کیا۔

چرچ میں ان کے ساتھ بحث ہوئی۔ وہ پادری صاحب نہ اصل مضمون پر بات کرتے اور نہ ہی ہمارے پیش کردہ سوالوں کا کوئی معقول جواب دیتے۔ مختصر یہ کہ وہ عیسائیت کی سچائی تو ثابت نہ کر پائے لیکن محض خدا تعالیٰ کے فضل سے پادری صاحب پر اسلام احمدیت کی حقانیت ضرور ثابت کر دی گئی۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ان طلباء کو جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کا تعارف، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کاسر صلیب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تصدیق میں چند دلائل پیش کرنے کا موقعہ ملا جس سے دوسرے لوگوں نے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر دے اور ہماری حقیر کاوشوں میں برکت ڈالے اور ہمیں اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشاء مبارک کے مطابق اسلام اور احمدیت کا پیغام دنیا تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁

### حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب

صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت کم از کم پچاس فیصد گھرانوں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب پہنچانا بھی شامل ہے۔ امراء کرام و مبلغین انچارج اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں جائزہ لے کر ٹارگٹ کو جلد از جلد حاصل کرنے کی سعی فرمائیں اور اپنی مساعی سے وکالت اشاعت لندن کو بھی مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔لندن)

### اعلان

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

"ریسرچ سیل" ایسی تمام کتب/ اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔

آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً۔

**ضروری کوائف:**

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام: ایڈیشن: مقام اشاعت:

تاریخ اشاعت: ناشر/طابع: تعداد صفحات: سائز کتاب: موضوع

**برائے رابطہ فون نمبرز:**

آفس: 0092476215953

Res:047614313, Mob: 03344290902

فیکس نمبر: 0092476 211943

ای میل: tahqeeq@gmail.com , tahqeej@yahoo.com

ayaz313@hotmail.com

انچارج ریسرچ سیل۔ ربوہ

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:


AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com


''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

## حضرت مسیح علیہ السلام کب پیدا ہوئے؟

ماہنامہ ''انصار اللہ'' ربوہ دسمبر 2007ء میں مکرم نصیر احمد انجم صاحب کے قلم سے کرسمس ڈے کی حقیقت کے بارہ میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

یوم ولادتِ مسیحؑ (کرسمس ڈے) چوتھی عیسوی صدی میں 25/دسمبر کو منایا جانے لگا۔عیسائی سکالرز 13 جلدوں پر مشتمل بائبل کی ضخیم تفسیر میں لکھتے ہیں کہ تیسری صدی عیسوی کے آغاز تک چرچ کے مختلف علاقوں میں 6 جنوری کو یوم ولادت مسیحؑ منایا جاتا تھا اور چوتھی صدی میں اس تاریخ کو 25 دسمبر سے بدل دیا گیا جوکہ بہت پہلے سے بُت پرست قوموں کے ایک تہوار کا دن تھا۔

انسائیکلوپیڈیا برٹینکا میں لکھا ہے کہ 25 دسمبر مغربی قوموں میں ایک تہوار کے طور پر منائی جاتی تھی۔ لاطینی اس دن دیوتا کے لئے روزہ رکھا کرتے تھے اور برطانیہ میں اسے Mother Night کہا جاتا تھا۔یہ رات انگریز عبادت میں گزارتے تھے۔عیسائیت آنے کے بعد پانچویں صدی عیسوی تک اس بات پر اجماع نہیں ہوسکا تھا کہ کرسمس 6 جنوری، 25 مارچ اور 25 دسمبر میں سے کس تاریخ کو منایا جائے۔

بائبل کے شارحین نے تسلیم کیا ہے کہ علماء احبار کے نزدیک اِس تاریخ کی ذرہ بھر اہمیت نہیں ہے۔ چنانچہ ولیم جینکس (Villiam Janks) اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ یہ خیال 527ء تک چلتا رہا۔حتیٰ کہ Dionysivs Exigaus نے یہ فضول تاریخ ایجاد کی جسے متعدد علماء نے بڑی شدت سے ردّ کیا۔ چنانچہ Fabricius نے ایسا جدول تیار کیا جس میں ولادت مسیحؑ کے لئے 136 مختلف آراء بیان کی گئی ہیں۔اسی طرح یوم ولادت مسیحؑ کا بھی حال ہے۔مختلف عیسائی فرقوں نے سال کے ہر مہینہ میں مسیحؑ کی ولادت کی مختلف تاریخیں مقرر کر رکھی ہیں۔ چنانچہ ولیم جینکس ساری بحث کے بعد بالآخر یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ان حقائق کی بناء پر عیسائیوں کو دسمبر میں یوم ولادت مسیح منانا ترک کردینا چاہئے۔

قرآن کریم نے ولادت مسیح کے حوالہ سے چشمہ کے بہنے اور کھجوروں کے پکنے کا جو راز منکشف کیا ہے اس بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: ''قرآن بتاتا ہے کہ مسیحؑ اس موسم میں پیدا ہوئے جس میں کھجور پھل دیتی ہے اور کھجور کے زیادہ پھل دینے کا زمانہ دسمبر نہیں ہوتا، جولائی اگست ہوتا ہے۔اور پھر جب ہم یہ دیکھیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں ایک چشمے کا بھی پتہ بتایا جہاں وہ اپنے بچے کو نہلا سکتی تھیں اور اپنی بھی صفائی کرسکتی تھیں تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ جولائی اگست کا مہینہ تھا ورنہ سخت سردی کے موسم میں چشمہ کے پانی سے نہانا اور بچے کو غسل دینا خصوصاً ایک پہاڑ پر عرب کے شمال میں عقل کے بالکل خلاف تھا''۔

نئے عہدنامہ میں موجود چاروں اناجیل میں لوقا کی واحد انجیل ہے جس نے مسیحؑ کی ولادت کے موسم کی بابت لکھا ہے اور اس کا بیان قرآن مجید کے بیان کے بھی مطابق ہے۔لوقا میں تحریر ہے کہ ''جب وہ وہاں (بیت لحم) تھے تو ایسا ہوا کہ اس کے وضع حمل کا وقت آ پہنچا اور اس کا پہلوٹھا بیٹا پیدا ہوا اور اسے کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ اُن کے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی''۔ پھر لکھا ہے: ''اُسی علاقہ میں چرواہے تھے جو رات کو میدان میں رَہ کر اپنے گلہ بانی کی نگہبانی کررہے تھے''۔اسی بات کے شروع میں قیصر اوگستس کے حکم بابت مردم شماری کا ذکر ہے جو گرمیوں کے موسم میں ہوئی جب جانوروں کے گلے اور چرواہے کھلے میدان میں رات بسر کررہے تھے۔

چنانچہ لوقا کے بیان کے مطابق جب حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو ایسا موسم تھا کہ نومولود بچے کو باہر کھلی جگہ چرنی میں رکھا جاسکتا تھا۔اور اس وقت پالتو جانور باہر کھلے آسمان تلے رات بسر کرسکتے تھے۔ اور رات کے وقت انسان (چرواہے) میدان میں سو سکتے تھے۔یعنی سردی کا موسم نہ تھا۔ پس عیسائی دنیا کو کرسمس ڈے پر نظرثانی کرنی چاہئے۔

## انڈیکس 2009ء

2008ء کے دوران ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بننے والے مضامین کا تفصیلی انڈیکس ذیل میں پیش ہے۔اس کی تیاری میں اگرچہ ہرممکن احتیاط برتی گئی ہے تاہم کسی فروگذاشت کی صورت میں ادارہ معذرت خواہ ہے۔


### 2/جنوری 2009ء - شمارہ 1

☆ حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ از غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب از محترمہ زاہدہ حنا صاحبہ
☆ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد جمیل صاحب از عبدالہادی ناصر صاحب
☆ میں کس طرح احمدی ہوا از حاجی امین اللہ صاحب آف ڈیٹن
☆ حضرت نواب سید مولوی مہدی حسن صاحبؓ از محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
☆ مکرم ایچ۔ آر ساحر صاحب کی نعت سے انتخاب
''خورشید وماہ واختر وپرویں حریم کے''

### 9/جنوری 2009ء - شمارہ 2

☆ حضرت امۃ الحئی بیگم صاحبہؓ از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ نپولین کا قبول اسلام از مکرمہ امۃ السلام طاہرہ صاحبہ
☆ مکرم محمود احمد مبشر صاحب کی نظم سے انتخاب
''آج کیوں ہیں دل ہمارے اِس طرح سے بےقرار''

### 16/جنوری 2009ء - شمارہ 3

☆ گارڈن فریزر کی کتاب میں محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب
☆ حضرت میاں فقیر محمد صاحبؓ از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ مولوی سید شبیر احمد طاہر شہید از مکرم مظہر احمد وسیم صاحب
☆ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی نظم سے انتخاب
''آسماں سے مہدئ موعود نے پائی خبر''

### 23/جنوری 2009ء - شمارہ 4

☆ ہستی باری تعالیٰ کے 7 سائنسی دلائل ترجمہ از مکرم محمد ادریس چودھری صاحب
☆ محترم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب منڈاشی از مکرم عنایت اللہ منڈاشی صاحب
☆ و۔ق۔ن کی نظم ''خلافت'' سے انتخاب
''اے خدا تیری عنایات وکرم کا کیا شمار''

### 30/جنوری 2009ء - شمارہ 5

☆ حضرت ڈاکٹر بوڑے خانصاحبؓ از غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ حضرت میاں وزیر محمد صاحبؓ آف رہتاس از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی درویش از مکرم ممتاز احمد صاحب

### 6/فروری 2009ء - شمارہ 6

☆ حضرت حکیم عبدالجلیل بھیروی صاحبؓ از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ محترم چوہدری عبدالسلام صاحب درویش
☆ کاؤنٹ لیوٹالسٹائی اور احمدیت از مکرم خلیل احمد قمر صاحب
☆ مکرمہ اے۔آر بدر صاحبہ کی نظم سے انتخاب
''قرآن وہ مجموعۂ انوارِ خدا ہے''
☆ حضرت میاں عبد اللہ صاحبؓ عرف پروفیسر از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ حضرت مولوی جلال الدین صاحبؓ

### 13/فروری 2009ء - شمارہ 7

☆ حضرت حافظ عبدالعزیز نون صاحبؓ
☆ مشہور مستشرق......سرولئیم میور از مکرم طارق حیات صاحب
☆ مکرم اعظم نوید صاحب کی نظم سے انتخاب
''فیض سے اپنے باہُنر کردے''

### 20/فروری 2009ء - شمارہ 8

☆ حضرت راجہ عطا محمد صاحبؓ
☆ حضرت میاں محمد ابراہیم صاحبؓ از مکرم نور احمد عابد صاحب
☆ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی یادگار تقریر از مکرم عادل منصور صاحب
☆ مکرم حافظ عطاء کریم شاد صاحب کی نظم سے انتخاب
''مرے سر پہ چھاؤں ہے نور کی، مرا سائباں ہی عجیب ہے''

### 27/فروری 2009ء - شمارہ 9

☆ دعا اور صدقات کے نتیجہ میں حفاظت الٰہی کے دلچسپ واقعات از مکرم فضل الٰہی نور صاحب
☆ محترم چوہدری محمد علی مضطر صاحب کے کلام سے انتخاب
''وہ یہیں آس پاس ہے اب بھی''
☆ مکرم مبارک احمد عابد صاحب کے کلام سے انتخاب
''دلوں کو آشتی مل جائے سب لوگوں کا ارماں ہے''

### 6/مارچ 2009ء - شمارہ 10

☆ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ
☆ مکرم محمود الحسن صاحب کی نظم سے انتخاب
''بہ فیض عشق ملی عمرِ لازوال مجھے''
☆ حضرت میاں الٰہی بخش صاحبؓ مالیر کوٹلہ
☆ رابندرناتھ ٹیگور
☆ حضرت چوہدری فتح دین صاحبؓ
☆ مکرم طارق احمد سدھو کی غزل سے انتخاب
''دردِ پیہم کی اسیری سے نکلنا چاہے''

### 13/مارچ 2009ء - شمارہ 11

☆ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحبؓ قاضی کوٹی
☆ حضرت عائشہ بیگم صاحبہؓ از مکرمہ ا۔حیدری صاحبہ
☆ محترم مولوی سردار احمد خادم صاحب از مکرم شہود آصف صاحب

### 20/مارچ 2009ء - شمارہ 12

☆ سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت مرزا نذیر حسین صاحبؓ
☆ حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ از مکرم اشرف کاہلوں صاحب
☆ مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی نظم سے انتخاب
''خدا کی ہے یہی سنّت ازل سے تا ابد جاری''

### 27/مارچ 2009ء - شمارہ 13

☆ محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب از مکرمہ ا۔منیر صاحبہ
☆ محترم چودھری عبد اللطیف صاحب اوورسیئر از م۔وقار صاحبہ

### 3/اپریل 2009ء - شمارہ 14

☆ حضرت منشی کرم علی صاحبؓ کاتب از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب آف سادھوکی از مکرم محمد رفیع جنجوعہ صاحب
☆ مکرم ڈاکٹر مہدی علی چودھری صاحب کے کلام سے انتخاب
''خورشید جو بجھا تو طلوع قمر ہوا''
☆ براعظم جنوبی امریکہ از مکرم حافظ سمیع اللہ خانصاحب حیدرانی
☆ مکرم پیر شریف احمد صاحب اور مکرمہ سارہ نسیم صاحبہ از مکرم زاہد محمود احمد صاحب
☆ حضرت ممانی جان امّ داؤد از حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ
☆ مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کے کلام سے انتخاب
''سرزمینِ مہدئ دوراں میں اک مردِ خدا''

### 10/اپریل 2009ء - شمارہ 15

☆ حضرت مولوی مہر الدین صاحبؓ
☆ حضرت ماسٹر محمد علی اظہر صاحبؓ از مکرم جاوید اقبال صاحب
☆ ڈاکٹر ایڈورڈ جینز از مکرم روؤف احمد طارق صاحب
☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی نظم سے انتخاب
''باغِ احمد کا گل عِذار گیا''

### 17/اپریل 2009ء - شمارہ 16

☆ حضرت میاں نجم الدین صاحب بھیرویؓ از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ اہرام مصر از مکرم اطہر الزمان فاروقی صاحب
☆ مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب کی نعت سے انتخاب
''برتر از وہم وگماں ہے عاشقوں کا کاروبار''

### 24/اپریل 2009ء - شمارہ 17

☆ محترم پیر معین الدین صاحب از مکرم مرزا خلیل احمد قمر
☆ ریل گاڑی از مکرم عمیر عظیم صاحب
☆ مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی نظم سے انتخاب
''پیاسوں کو جو پانی سے ہے سانسوں کو ہوا سے''

### یکم مئی 2009ء - شمارہ 18

☆ حضرت ماسٹر احمد حسین صاحبؓ فرید آبادی از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ صاحبزادہ حبیب الرحمٰن۔قلندر مومند از مکرم نعیم احمد صاحب
☆ محترم چودھری شبیر احمد صاحب کی نظم سے انتخاب
''بے کیف گلستاں میں بادِ بہار ہے''
☆ حضرت سید محمود شاہ صاحبؓ اور حضرت میاں عبد الکریم صاحبؓ از مکرم بشارت احمد صاحب
☆ زمانۂ درویشی کی یادیں از محترم رائے ظہور احمد ناصر صاحب


روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15 جنوری 2008ء میں مکرم مبشر احمد محمود صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

الوداع اے سالِ رفتہ الوداع دورِ زبوں
تو نے بخشے رنج کتنے کس طرح کس سے کہوں
روز و شب جور و جفا اور درد و غم صبح و مسا
خود رہے دامن دریدہ کچھ نہیں شکوہ کی جا
خود فراموشی پہ جب بھی ہوش نے سایہ کیا
پھر بہ طرزِ نو فریبِ حسن نے بھٹکا دیا
خیر احساسِ زیاں گر ہے تو کوئی غم نہیں
داستاں کہنے سے حاصل آنکھ ہی گر نم نہیں؟
اے خدا ایسا نہ ہو اگلے برس پھر یہ کہوں
الوداع اے سالِ رفتہ الوداع دورِ زبوں

☆ حضرت چودھری عمر الدین صاحبؓ
☆ جناب اے آر عابد صاحب کی غزل سے انتخاب
''اس طرح شورِ قیامت تو بپا کوئی نہ ہو''

### 8/مئی 2009ء - شمارہ 19

☆ حضرت ماسٹر عبدالعزیز صاحبؓ
☆ حضرت الحاج ممتاز علی خان صاحب صدیقیؓ
☆ محترم ملک رشید احمد صاحب از مکرم ریاض احمد ملک صاحب
☆ شہد کے چھتے کی ملکہ مکھی از مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی نظم سے انتخاب
''مہماں مسیح کے ہیں خدا کے حبیب ہیں''

### 15/مئی 2009ء - شمارہ 20

☆ علی برادران اور جماعت احمدیہ از مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
☆ محترم چودھری محمد علی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''دل دیا ہے تو اب اتنا کردے''

### 22/مئی 2009ء - شمارہ 21

☆ جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ کا خلافت جوبلی سووینئر
☆ وقف زندگی
☆ خلفاء احمدیت کی قبولیتِ دعا
☆ محترم چودھری محمد علی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''جس حسن کی تم کو جستجو ہے''
☆ محترم عبدالمنان ناہید صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''ہم محبت کو متاعِ دل و جاں کہتے ہیں''

### 29/مئی 2009ء - شمارہ 22

☆ خلفاء کرام کی طلبہ جامعہ کو نصائح از مکرم امین الرحمٰن صاحب
☆ خلفاء کرام کی مربیان کو نصائح از مکرم طاہر احمد شمس صاحب
☆ حضرت الحاج مولانا عبدالرحیم نیر صاحب از مکرم نوید احمد سعید صاحب
☆ مکرم راجہ منیر احمد خانصاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''ابن مریم، مہدیٔ موعود، احمدؑ کے غلام''
☆ محترم مبشر احمد راجیکی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''خلافت سرمستی ہے خلافت راز قدرت ہے''

### 5/جون 2009ء - شمارہ 23

☆ رسالہ ''نورالدین'' جرمنی کا سیدنا طاہر نمبر
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی حسین یادیں از مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''فکر کو جمال دیں''
☆ مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''ضبطِ احوال سوچتے ہوں گے''

### 12/جون 2009ء - شمارہ 24

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی حسین یادیں از مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب+مکرم منیر الدین احمد صاحب+مکرم حیدر علی ظفر صاحب+مکرم محمد منور عابد صاحب
☆ ایوان خدمت جرمنی کا قیام
☆ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''خدائے پاک رحماں کا یہ ہم پہ کتنا احساں ہے''

### 19/جون 2009ء - شمارہ 25

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی حسین یادیں از مکرم عبدالباسط طارق صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''وہ حسن رنگِ سخن لاجواب ہے اُس کا''
☆ مکرم ملک منیر احمد ریحان صابر صاحب کی غزل سے انتخاب
''تیرے بن اب تو کچھ بھی شہر میں''

### 26/جون 2009ء - شمارہ 26

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی حسین یادیں از مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب+مکرم محمد افضل گل صاحب+مکرم انور خانصاحب+مکرم بشیر احمد ناصر سندھو صاحب+مکرم فلاح الدین خانصاحب
☆ مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''کتنی تو خوش نصیب ہے اے ارضِ سیالکوٹ''

### 3/جولائی 2009ء - شمارہ 27

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی حسین یادیں از مکرم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب+مکرم زبیر خلیل خانصاحب+مکرم ظفر احمد ناگی صاحب+مکرم عبدالشکور اسلم صاحب+مکرم راشد ارشد خانصاحب

☆ محترم حاجی غلام محی الدین صادق صاحب کی نظم سے انتخاب
''اُبھرا افق سے اک نیا خورشید دیکھنا''
☆ مکرم مقصود الحق صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''وہ شخص کہ ہم سے کیا بچھڑا''
☆ حاجی غلام محی الدین صادق صاحب کی نظم سے انتخاب
''کرّ و بیاں ہیں سینہ سپر آپ کے لئے''

### 10/جولائی 2009ء - شمارہ 28

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ از مکرم منور احمد صاحب + مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب
☆ مکرم حکیم سید عبدالہادی مونگھیری صاحب کی نعت سے انتخاب
''روئے زمیں پہ دین کے سلطان تمہیں تو ہو''
☆ محترم حاجی غلام محی الدین صادق صاحب کی نظم سے انتخاب
''اُجلے اُجلے ماہ کامل نے تڑپایا ساری رات''

### 17/جولائی 2009ء - شمارہ 29

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی حسین یادیں از مکرم مقصود الحق صاحب اور مکرم میاں محمود احمد صاحب
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
''اس دل کی اُجڑی بستی میں آبیٹھ ذرا گرتُو چاہے''

### 24/جولائی 2009ء - شمارہ 31-30

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی حسین یادیں از مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب، مکرم سعید گیسلر صاحب، مکرم شکیل احمد بٹ صاحب، مکرم مبارک احمد عارف صاحب، مکرم مظفر احمد صاحب اور مکرم لئیق احمد منیر صاحب
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کبڈی سے محبت
☆ مکرم عبدالسلام صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''ہمارا جلسہ سالانہ اگرچہ چھن گیا ہم سے''
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
''ہے درد بھرے دل کو ارمان وصیت کا''
☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''رحمت باری کو دن رات برستے دیکھا''
☆ مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ کی عالمی بیعت سے متعلق نظم:
''ایک ہی لمحے ہزاروں لاکھ سجدہ ریز تھے''

### 7/اگست 2009ء - شمارہ 32

☆ حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحبؓ از مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خانصاحب اور محترم ثاقب زیروی صاحب

### 14/اگست 2009ء - شمارہ 33

☆ حضرت قاضی غلام مرتضٰی صاحبؓ از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ ڈیما ستھنیز۔قدیم یونان کا خطیب از مکرم احتشام البدر صاحب
☆ مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''قرآن زمانے کی ہدایت کے لئے ہے''

### 21/اگست 2009ء - شمارہ 34

☆ حضرت شیخ مشتاق حسین صاحبؓ
☆ حضرت میرزا محمد رمضان علی صاحب پشاوریؓ
☆ مکرم عمرور جیلیو کروالیو صاحب از مکرم رشید احمد طیب صاحب
☆ محترمہ گلبانو بیگم صاحبہ از مکرمہ م۔جاوید صاحبہ
☆ مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی ایک نظم بیاد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے انتخاب
''تُو نے دیکھی بزم درویشاں کی ہر تیرہ شبی''

### 28/اگست 2009ء - شمارہ 35

☆ حضرت صوبیدار غلام حسین صاحبؓ از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ بیسویں صدی کا عظیم باکسر......محمد علی
☆ محترم محمد لطیف جنجوعہ صاحب از مکرم محمد رفیع جنجوعہ صاحب
☆ حضرت منشی سید صادق حسین صاحبؓ
☆ مکرم احمد مبارک صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''کیسے عیاں نہ ہوتی بلاغت کتاب کی''

### 04/ستمبر 2009ء - شمارہ 36

☆ محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی از محترم مسعود احمد خان دہلوی صاحب
☆ حضرت فاطمہ بیگم صاحبہؓ
☆ محترمہ امۃ الحق صاحبہ از مکرم عبدالباسط بٹ صاحب

☆ کیپٹن نذیر احمد شہید
☆ بروس لی از مکرم قیصر محمود صاحب
☆ مکرم عبدالسلام اسلام صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''قرآن وہ کتاب ہے جس کا نہیں جواب''
☆ مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''دل میں ہے کوئی تمنا نہ الم ہے ہم کو''

### 11/ستمبر 2009ء - شمارہ 37

☆ حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ از مکرم راجہ غالب احمد صاحب
☆ مکرم حکیم محمد یار صاحب سدھو از مکرم افتخار احمد انور صاحب
☆ اعزاز (مکرمہ صائمہ طاہر صاحبہ)
☆ مکرم طارق محمود سدھو صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''آپ جب ہم سفر نہیں ہوتے''

### 18/ستمبر 2009ء - شمارہ 38

☆ محترم چوہدری اللہ داد صاحب از مکرم ملک پرویز احمد صاحب
☆ محمد بن موسیٰ خوارزمی
☆ محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ از سیدہ امۃ الوحید صاحبہ
☆ مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''بجز ترے فضل کے الٰہی سلوکِ نجات کیا ہے''

### 25/ستمبر 2009ء - شمارہ 39

☆ محترم مولانا بشیر احمد اختر صاحب از مکرم مظفر احمد درانی صاحب
☆ گوانتانا موبے پر امریکی قبضہ

### 02/اکتوبر 2009ء - شمارہ 40

☆ جماعت جرمنی کا صد سالہ خلافت سووینئر
☆ جماعت احمدیہ جرمنی کی مختصر تاریخ
☆ جماعت جرمنی کے ذریعہ دیگر ممالک میں احمدیت کا نفوذ
☆ خلافت کا مقام (حضرت مصلح موعودؓ کا ایک زرّیں ارشاد)
☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے کلام سے انتخاب
''خلافت سے ہماری زندگی ہے''
☆ مکرم میر اللہ بخش تسنیم صاحب کے کلام سے انتخاب
خلافت نے کیا کونین کا مقصود آدم کو''
☆ مکرم مقصود الحق صاحب کے کلام سے انتخاب
''خلافت کی نعمت عطا جس نے کی ہے''
☆ مکرم ڈاکٹر وسیم احمد طاہر صاحب کے کلام سے انتخاب
''کروں کیا بیاں مَیں ثنائے خلافت''

### 09/اکتوبر 2009ء - شمارہ 40

☆ عراق کی قدیم تہذیب از مکرمہ ن۔رفیق فوزی صاحبہ
☆ جرمنی میں احمدیہ مساجد کا تعارف
☆ مکرم خالد ملک ساحل صاحب کے کلام انتخاب
''اس خلافت کے سو برس دیکھے''

### 16/اکتوبر 2009ء - شمارہ 41

☆ تاریخ احمدیت اٹلی
☆ محترم ملک محمد رفیق صاحب از مکرم چودھری شبیر احمد صاحب اور مکرم محمد افضل متین صاحب
☆ مکرم ناصر راجپوت صاحب کے کلام سے انتخاب
''ہوجائے گر اجازت کردوں بیاں یہ چاہت''

### 23/اکتوبر 2009ء - شمارہ 42

☆ قبول احمدیت کی داستانیں۔مکرمہ نینسی حبیبہ جیلانی صاحبہ۔محترمہ کوکب زیروی صاحبہ
☆ اعزازات (مکرم سہیل ظفر صاحب، لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر نصرت ظفر صاحبہ، مکرمہ مسرت صبا صاحبہ، مکرم عمر خیام صاحب، مکرمہ عائشہ بسمہ صاحبہ، مکرم سعادت احمد سمیر صاحب، مکرمہ مسفرہ مبشر صاحبہ، مکرمہ سائرہ مشتاق صاحبہ، ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ، مکرمہ عائشہ ماہم صاحبہ، مکرم محمد عادل افضل صاحب، مکرمہ حنا کشور صاحبہ، عزیزم شابل احمد، عزیزم عبدالسلام، عزیزم عبدالقدوس، ڈاکٹر طاہر مسعود احمد صاحب، مکرم شکیل احمد تابش صاحب، مکرم علی احسن باجوہ صاحب، مکرم صہیب احمد بشارت صاحب، مکرم امیر محمد قیصرانی صاحب، مکرم ولید احمد قریشی صاحب، مکرم محمد اسد اللہ صاحب اور مکرم محمد مزمل سبطین صاحب، مکرم محمود الحسن خانصاحب، مکرم طاہر عمران صاحب، مکرمہ بشریٰ سیف صاحبہ، مکرم عمیر آصف صاحب)۔
☆ مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''ہم کو یہ چاہت کہاں تھی بے ارادہ ہوگئی''

### 30/اکتوبر 2009ء - شمارہ 43

☆ اصحابِ احمدؑ کی قرآن مجید سے محبت از مکرم سہیل احمد ثاقب
☆ ہانیمن کا قبول اسلام از مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خانصاحب
☆ حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحبؓ کی نظم سے انتخاب
''خلافت ارتقاءِ نسلِ انسانی کی صورت ہے''

### 06/نومبر 2009ء - شمارہ 44

☆ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر از محترم رانا منظور احمد صاحب
☆ قرآن کی روحانی تاثیرات از مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب
☆ محترم چودھری محمد علی صاحب مضطر کے کلام سے انتخاب
''کبھی اُن کا لطف و کرم دیکھتے ہیں''
☆ مکرمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ کے کلام سے انتخاب
''رحمت کی آس میں مرا دستِ دُعا دراز''
☆ مکرم ڈاکٹر وسیم احمد طاہر کی ایک نظم سے انتخاب
''جو بھی تجھ سا دکھائی دیتا ہے''
☆ مکرم چوہدری محمد علی صاحب مضطر عارفی کی نظم سے انتخاب
''دیوارِ رنگ ہر کہیں حائل ہے راہ میں''

### 13/نومبر 2009ء - شمارہ 45

☆ سورۃ فاتحہ کی عظمت و برکات از مکرم مقبول صدیقی صاحب
☆ روشنی کا سفر البانین خاتون کا قبول احمدیت ترجمہ از مکرم شاہد بٹ صاحب مبلغ انچارج البانیہ
☆ پردہ کے حکم کی تعمیل کی برکت اور ایک نشان از مکرمہ شازیہ افتخار صاحبہ
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب
''پردہ اعزاز ہے عورت کا تذلیل نہیں تحقیر نہیں''

### 20/نومبر 2009ء - شمارہ 46

☆ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ اور تدوین قرآن

### 27/نومبر 2009ء - شمارہ 47

☆ حضرت منشی امام الدین صاحب پٹواریؓ از مکرم رحمت اللہ صاحب
☆ ناروے کی یادیں از مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب
☆ دانتوں کی صفائی کے چند طریقے
☆ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی نظم سے انتخاب
''وہ ساقیٔ کوثر کی مے سے کچھ ہم کو پلائے گا ساقی''

### 04/دسمبر 2009ء - شمارہ 48

☆ حضرت مسیح موعودؑ اور سرسید کا علم کلام غیر از جماعت مصنفین کا تجزیہ از مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
☆ مکرم حبیب الرحمٰن ساحر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''گزر ہو تیرا صبا! جب درِ نگاراں سے''
☆ حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری از مکرم محمد افضل ظفر صاحب
☆ مکرم لئیق احمد عابد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''ہیں تیرے نقش پا روشنی کے دیئے''

### 11/دسمبر 2009ء - شمارہ 49

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیروں کا خراجِ عقیدت از مکرم چودھری شاہد محمود کاہلوں صاحب
☆ دفاع پاکستان اور جماعت احمدیہ از مکرم محمد اسحٰق صاحب
☆ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''گلشن میں نئے پھول کھلے ہیں جو سنبھالو''
☆ مکرم طاہر عارف صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
''زندگی پُر وقار کرلینا''

### 18/دسمبر 2009ء - شمارہ 50

☆ مکرم ضیاء الدین حمید ضیاء صاحب از مکرمہ ط۔شکیل صاحبہ
☆ محترم بشارت احمد صاحب از مکرم طاہر احمد کاشف صاحب
☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے کلام سے انتخاب
''کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ خدا''
☆ مکرم رشید قیصرانی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:
''تپتے ہوئے صحرا میں کبھی صحنِ چمن میں''

### 25/دسمبر 2009ء - شمارہ 51

☆ حضرت مسیحؑ کب پیدا ہوئے؟ از مکرم نصیر احمد انجم صاحب
☆ انڈیکس الفضل ڈائجسٹ 2009ء
☆ مکرم مبشر احمد محمود صاحب کے کلام سے انتخاب
''الوداع اے سال رفتہ الوداع دورِ زبوں''

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide
**1st January 2010 – 7th January 2010**

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344*

## Friday 1st January 2010

| | |
|---|---|
| 00:00 | MTA World News |
| 00:30 | Tilawat |
| 00:40 | Yassarnal Qur'an: lesson no. 15 |
| 01:10 | Science and Medicine Review |
| 01:45 | Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests, rec. on 6th March 1996. |
| 03:00 | MTA World News |
| 03:20 | Dars-e-Malfoozat |
| 03:55 | Tarjamatul Qur'an Class |
| 05:10 | Jalsa Salana Qadian Address: an address delivered on 27th December 2005 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V from the ladies Jalsa Gah. |
| 06:05 | Tilawat, Dars-e-Hadith & Science and Medicine Review |
| 07:00 | Gulshan-e-Waqfe-Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 7th November 2009. |
| 08:05 | Le Francais C'est Facile: lesson no. 76. |
| 08:30 | Siraiki Service |
| 09:20 | Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to various allegations made against the Jama'at. Recorded on 8th June 1994. |
| 10:25 | Indonesian Service |
| 11:25 | Seerat Sahaba Rasool (saw) |
| 12:00 | Tilawat & Science and Medicine Review |
| 13:00 | Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. |
| 14:10 | Dars-e-Hadith |
| 14:20 | Live Shotter Shondhane |
| 15:25 | Seerat Sahaba Rasool (saw) [R] |
| 16:00 | Friday Sermon [R] |
| 17:10 | Reception in Nasir Mosque |
| 17:35 | Le Francais C'est Facile: lesson no. 76. [R] |
| 18:00 | MTA World News |
| 18:30 | Shotter Shondhane [R] |
| 19:30 | Arabic Service |
| 20:35 | Science and Medicine Review |
| 21:10 | Friday Sermon [R] |
| 22:25 | Food For Thought: a discussion programme on the topic of Diabetes. |
| 22:55 | Reply to Allegations [R] |

## Saturday 2nd January 2010

| | |
|---|---|
| 00:05 | MTA World News |
| 00:25 | Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News |
| 01:15 | Le Francais C'est Facile: lesson no. 76. |
| 01:40 | Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th March 1996. |
| 02:55 | MTA World News |
| 03:10 | Friday Sermon: rec. on 1st January 2010. |
| 04:25 | Rah-e-Huda |
| 06:00 | Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News |
| 07:00 | Jalsa Salana Qadian 2009: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 28th December 2009 from Fazl Mosque, London. |
| 09:35 | Friday Sermon: rec. on 1st January 2010. [R] |
| 10:35 | Indonesian Service |
| 11:35 | French Service |
| 12:35 | Tilawat |
| 12:55 | Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme. |
| 13:20 | Live Shotter Shondhane |
| 14:55 | Gulshan-e-Waqfe-Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 7th November 2009. |
| 16:00 | Live Rah-e-Huda: an interactive talk show answering questions about the Ahmadiyya Muslim Community. |
| 17:35 | Yassarnal Qur'an: lesson no. 16. [R] |
| 18:00 | MTA World News |
| 18:15 | Dars-e-Hadith |
| 18:30 | Shotter Shondhane [R] |
| 20:00 | Arabic Service |
| 20:25 | Jalsa Salana Qadian 2009 [R] |
| 23:00 | Rah-e-Huda [R] |

## Sunday 3rd January 2010

| | |
|---|---|
| 00:30 | Friday Sermon: rec. on 1st January 2010 |
| 01:35 | Tilawat |
| 01:45 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 12th March 1996. |
| 03:10 | MTA World News |
| 03:25 | Jalsa Salana Qadian 2009: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 28th December 2009 from Fazl Mosque, London. |
| 06:00 | Tilawat |
| 06:10 | Faith Matters |
| 07:15 | Jalsa Salana Qadian 2009 [R] |
| 09:05 | Huzoor's Tours: a programme documenting Huzoor's tour of India in 2008. |
| 10:05 | Persecution of Ahmadis |
| 11:05 | Spanish Service: Spanish translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 31st August 2007. |
| 12:00 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 12:25 | Yassarnal Qur'an |
| 12:50 | Friday Sermon: rec. on 1st January 2010. [R] |
| 14:00 | Live Shotter Shondhane |
| 15:35 | Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Khuddam) class with Huzoor recorded on 8th November 2009. |
| 16:35 | Faith Matters [R] |
| 17:40 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 18:00 | MTA World News |
| 18:30 | Arabic Service |
| 19:30 | Shotter Shondhane [R] |
| 20:30 | Jalsa Salana Qadian 2009 [R] |
| 22:20 | Food For Thought: diabetes. |
| 22:50 | Friday Sermon: rec. on 1st January 2010. [R] |

## Monday 4th January 2010

| | |
|---|---|
| 00:00 | MTA World News |
| 00:10 | Tilawat |
| 00:25 | Yassarnal Qur'an |
| 00:45 | International Jama'at News |
| 01:15 | Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th March 1996. |
| 02:20 | Friday Sermon: rec. on 1st January 2010. |
| 03:25 | MTA World News |
| 03:40 | Food For Thought |
| 04:10 | Jalsa Salana Qadian 2009: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 28th December 2009 from Fazl Mosque, London. |
| 06:05 | Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News |
| 07:05 | Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 17th April 2005. |
| 08:10 | Le Francais C'est Facile: lesson no. 65. |
| 08:30 | Khilafat Jubilee Quiz |
| 08:55 | Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV, recorded on 14th February 1999. |
| 10:05 | Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 30th October 2009. |
| 11:00 | Jalsa Salana Speeches: a speech delivered by Munir Ahmad Khadam on the topic of the achievements of Khilafat-e-Ahmadiyya. |
| 12:00 | Tilawat & International Jama'at News |
| 13:00 | Bangla Shomprochar |
| 14:00 | Friday Sermon: rec. on 26th December 2008. |
| 14:55 | Jalsa Salana Speeches [R] |
| 15:55 | Live Rah-e-Huda |
| 17:25 | Jalsa Salana Holland Address: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 18th June 2006. |
| 18:10 | MTA World News |
| 18:30 | Arabic Service |
| 19:30 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 14th March 1996. |
| 20:40 | International Jama'at News |
| 21:10 | Gulshan-e-Wafe Nau (Nasirat) class [R] |
| 22:25 | Rah-e-Huda [R] |

## Tuesday 5th January 2010

| | |
|---|---|
| 00:00 | MTA World News |
| 00:20 | Tilawat, Dars-e-Hadith & Science And Medicine Review |
| 01:15 | Le Francais C'est Facile: lesson no. 65. |
| 01:35 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 14th March 1996. |
| 02:40 | MTA World News |
| 02:55 | Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat recorded on 14th February 1999. |
| 03:55 | Jalsa Salana Holland Address: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 18th June 2006. |
| 04:45 | An Introduction to Ahmadiyyat |
| 06:00 | Tilawat, Dars-e-Malfoozat & Science And Medicine Review |
| 07:10 | Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 5th March 2006. |
| 08:20 | Question and Answer Session: rec. on 11th May 1984. |
| 09:15 | Hadhrat Khalifatul Masih I (ra) |
| 10:10 | Indonesian Service |
| 11:10 | Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 20th March 2009. |
| 12:20 | Tilawat & Science And Medicine Review |
| 13:00 | Yassarnal Qur'an |
| 13:30 | Bangla Shomprochar |
| 14:30 | Lajna Imaillah Ijtema Address: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 10th October 2004. |
| 15:05 | Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class [R] |
| 16:15 | Question and Answer Session [R] |
| 17:10 | Yassarnal Qur'an [R] |
| 17:35 | Historic Facts: programme no. 3. |
| 18:05 | MTA World News |
| 18:30 | Arabic Service |
| 19:35 | Arabic Service: Arabic translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 1st January 2010. |
| 20:35 | Science And Medicine Review |
| 21:05 | Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class [R] |
| 22:15 | Lajna Imaillah Ijtema Address [R] |
| 22:55 | Intikhab-e-Sukhan: rec. on 24th October 2009. |

## Wednesday 6th January 2010

| | |
|---|---|
| 00:00 | MTA World News |
| 00:15 | Tilawat |
| 00:30 | Yassarnal Qur'an |
| 01:00 | Liqa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 27th March 1996. |
| 02:15 | Learning Arabic: lesson no. 11. |
| 03:00 | MTA World News |
| 03:15 | Hadhrat Khalifatul Masih I (ra). |
| 04:10 | Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 11th May 1984. |
| 05:20 | Lajna Imaillah Ijtema Address: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 10th October 2004. |
| 06:05 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 06:30 | Land of Long White Cloud |
| 07:10 | Bustan-e-Waqf-e-Nau class with Huzoor recorded on 28th January 2006. |
| 08:15 | MTA Variety: Jamia Ahmadiyya Qadian annual function. |
| 09:00 | Question and Answer Session: recorded on 21st May 1984. |
| 10:00 | Indonesian Service |
| 11:00 | Swahili Service |
| 11:55 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 12:25 | From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th January 1986. |
| 13:30 | Bangla Shomprochar |
| 14:30 | Jalsa Salana Germany Address: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 22nd August 2004. |
| 15:55 | Bustan-e-Waqf-e-Nau class [R] |
| 16:55 | Question and Answer Session: recorded on 21st May 1984. [R] |
| 18:00 | MTA World News |
| 18:25 | Arabic Service |
| 19:30 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 28th March 1996. |
| 20:35 | MTA Variety [R] |
| 21:05 | Bustan-e-Waqf-e-Nau class [R] |
| 22:00 | Jalsa Salana Germany Address [R] |
| 23:10 | From the Archives [R] |

## Thursday 7th January 2010

| | |
|---|---|
| 00:15 | MTA World News |
| 00:35 | Tilawat & Dars-e-Hadith |
| 01:00 | Liqa Ma'al Arab: rec. on 28th March 1996. |
| 02:05 | MTA World News |
| 02:35 | From the Archives: recorded on 24th January 1986. |
| 03:45 | Land of Long White Cloud |
| 04:10 | MTA Variety: Jamia Ahmadiyya Qadian annual function. |
| 04:45 | Jalsa Salana Germany Address: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 22nd August 2004. |
| 06:00 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 06:40 | Huzoor's Tours: a programme documenting Huzoor's tour of India in 2008. |
| 07:35 | Khilafat-e-Ahmadiyya |
| 08:05 | Faith Matters |
| 09:10 | English Mulaqat: question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd December 1995. |
| 10:25 | Indonesian Service |
| 11:15 | Pushto Service |
| 12:10 | Tilawat & Dars-e-Malfoozat |
| 12:45 | Yassarnal Qur'an: lesson no. 20. |
| 13:05 | Jalsa Salana Qadian Address: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 27th December 2005. |
| 14:05 | Shotter Shondhane: recorded on 31st December 2009. |
| 16:10 | Khilafat-e-Ahmadiyya |
| 16:25 | Yassarnal Qur'an: lesson no. 20. [R] |
| 16:45 | English Mulaqat [R] |
| 17:55 | MTA World News |
| 18:30 | Arabic Service |
| 20:30 | Faith Matters [R] |
| 21:35 | Tarjamatul Quran Class: recorded on 26th January 1999. |
| 22:00 | Huzoor's Tours [R] |

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).***

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 16 Friday 25 December, 2009 Issue No. 52

# حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

## خالق کائنات کے حضور مناجاتیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام :

(اردو)

دیں کے غموں نے مارا اب دل ہے پارہ پارہ
دلبر کا ہے سہارا ورنہ فنا یہی ہے
ہم مرچکے ہیں غم سے کیا پوچھتے ہو ہم سے
اس یار کی نظر میں شرط وفا یہی ہے
برباد جائیں گے ہم گر وہ نہ پائیں گے ہم
رونے سے لائیں گے ہم دل میں رجا یہی ہے
جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربت تلاقی حرص و ہوا یہی ہے

(فارسی)

اے خداوند من گناہم بخش
سوئے درگاہ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم
پاک کن ز گناہ پنہانم
درد دو عالم مرا عزیز توای
وآں چہ می خواہم از تو نیز توئی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ:

آ آ کہ تیری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں
آ آ کہ تجھے سینہ سے ہم اپنے لگائیں
تو آئے تو ہم تجھ کو سر آنکھوں پہ بٹھائیں
جاں نذر میں دیں تجھ کو تجھے دل میں بسائیں
آپ آ کے محمدؐ کی عمارت کو بنائیں
ہم کفر کے آثار کو دنیا سے مٹائیں
ہیں مغرب ومشرق کے تو معشوق ہزاروں
بھاتی ہیں مگر آپ کی ہی مجھ کو ادائیں
رحمت کی طرف اپنی نگہ کیجئے آقا
جانے بھی دیں کیا چیز ہیں یہ میری خطائیں
مَیں جانتا ہوں آپ کے انداز تلطف
مانوں گا نہ جب تک کہ مری مان جائیں
ہے چیز تو چھوٹی سی مگر کام کی ہے چیز
دل کو بھی مرے اپنی اداؤں سے لبھائیں
دے ہم کو یہ توفیق کہ ہم جان لڑا کر
اسلام کے سر پر سے کریں دور بلائیں
ربوہ کو ترا مرکز توحید بنا کر
اک نعرہ تکبیر فلک بوس لگائیں
پھر ناف کی دنیا میں ترا گاڑ دیں نیزہ
پھر پرچم اسلام کو دنیا میں اڑائیں
جس شان سے آپ آئے تھے مکہ میں مری جاں
اک بار اسی شان سے ربوہ میں بھی آئیں

(کلام محمود)

حضرت سید میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ:

جب آؤ تم مرے گھر میں تو پلکوں سے زمیں جھاڑوں
اگر مہماں بنو دل میں تو اپنی جاں تک واروں
خدا اب زیادہ تو نہ ترساؤ نہ پھڑکاؤ
یہاں آجاؤ خود ہی یا اجازت دو کہ میں آؤں

(بخار دل 262طبع دوم)

✡✡✡✡✡✡✡

## جماعت احمدیہ میانمار کے 45ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: محمد سالک۔ مبلغ انچارج میانمار)

امسال میانمار کے 45ویں جلسہ سالانہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکرم خالد محمود الحسن صاحب وکیل الدیوان ربوہ کو بطور مرکزی نمائندہ بھجوایا گیا۔ آپ جمعہ کی صبح رنگون پہنچے اور خطبہ جمعہ میں تکبر کو موضوع بنایا اور اس سے بچنے کے متعلق قرآن و احادیث کی روشنی میں احباب کو تلقین کی۔

### ذیلی تنظیموں کے اجتماعات

✡......مورخہ 7رنومبر 2009ء کو لجنہ اماء اللہ برما کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، نظم اور عہد کے بعد مکرم بھٹی صاحب نے بدظنی سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے آئندہ نسلوں کی تربیت کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

✡......مورخہ 8رنومبر کو مجلس انصاراللہ برما کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ اس میں بھی تلاوت قرآن کریم، نظم اور عہد کے بعد مکرم بھٹی صاحب نے انصار کا مقام اور عمر کے حساب سے ایک نمونہ قائم کرنے کی طرف توجہ دلوائی۔ آئندہ کے لئے صدر مجلس کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔

✡......8رنومبر کو ہی مجلس خدام الاحمدیہ برما کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں بھی تلاوت قرآن کریم، نظم اور عہد کے بعد مکرم بھٹی صاحب نے خدام کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کا مضمون بیان کیا اور خدام کو خدمت خلق کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے نئے صدر کا انتخاب کروایا۔

✡......13رنومبر بروز جمعہ صبح دس بجے مانڈلے جماعت کا جلسہ منعقد ہوا جس میں بعض غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ اس موقع پر بھی مکرم بھٹی صاحب نے ظہور امام مہدی اور امام مہدی کو نہ ماننے کے نتیجہ میں آج مسلمانوں کے تنزل کا تفصیلی ذکر کیا۔ آخر پر تربیتی کلاس میں شامل خدام، اطفال اور ناصرات میں انعامات تقسیم کئے۔

بعدہ نماز جمعہ ادا کی گئی۔ نماز جمعہ کے بعد مجلس سوال وجواب کا مختصر پروگرام رکھا گیا جس میں جماعت کے بعض غیر از جماعت دوستوں نے بھی سوالات کئے جن کے احسن جوابات دئے گئے۔

✡......13رنومبر کو یہ وفد رنگون روانہ ہوا اور 14رنومبر کو رنگون پہنچے۔ اسی دن خدام، اطفال و ناصرات کے اجتماعات کا پروگرام رکھا گیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ اطفال اور ناصرات کے الگ الگ اجتماعات کا انتظام کیا گیا۔ بچوں نے بہت دلچسپی لی اور چھوٹی چھوٹی سورتیں، نظمیں اور دعائیں سنائیں۔ آخر پر مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب نے بچوں کی تربیت کی مناسبت سے والدین کو بعض نصائح کیں اور دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی طرف توجہ دینے کی تلقین کی۔

✡✡✡✡✡✡

### میانمار کا جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کا افتتاح نماز جمعہ سے ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد افتتاحی خطاب کرتے ہوئے مرکزی نمائندہ مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب نے جلسہ سالانہ کا مقصد اور انعقاد کی غرض حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بیان کی۔ دعا کے بعد پہلے دن کا اختتام ہوا۔

دوسرے دن بروز ہفتہ صبح ساڑھے نو بجے دوسرا اجلاس نیشنل صدر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد "اسلامی جہاد کی حقیقت"، "دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔

نماز ظہر وعصر کے عبد دو بجے تیسرا اجلاس محمد سلیم صاحب آڈیٹر کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد "نماز باجماعت کی اہمیت اور برکات" اور "خلفاء راشدین کی زندگی" کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔

22رنومبر بروز اتوار نماز ظہر وعصر کے بعد جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس مکرم خالد محمود الحسن صاحب بھٹی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم بھٹی صاحب نے اختتامی تقریر کرتے ہوئے سچے احمدی کی پہچان اور کردار پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں وضاحت سے بیان کیا۔ آخر پر خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے۔

برما جماعت کی تاریخ میں پہلی بار جلسہ سالانہ تین دن منانے کی توفیق عطا ہوئی۔ اور احباب جماعت نے تینوں دن نہایت دلچسپی اور شوق سے جلسہ کی کارروائی کو سنا۔

27نومبر بروز جمعۃ المبارک مکرم بھٹی صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حقوق العباد اور قریبی رشتہ داروں سے حسن سلوک اور خاص طور پر والدین کے حقوق کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح حقوق اللہ میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور اپنی اپنی حیثیت کے مطابق باشرح چندہ دینے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ شام کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کی وساطت سے سب احباب جماعت نے سنا اور دیکھا۔

مورخہ 28رنومبر کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب نے خطبہ عید دیا اور قربانی کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔

شام پانچ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عید براہ راست ایم ٹی اے کے ذریعہ دیکھا اور سنا اور حضور انور کے ساتھ دعا میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ سارے پروگرام جماعت برما کے لئے بابرکت کرے اور تبلیغی اور تربیتی طور پر نیک اثرات مترتب ہوں۔

✡✡✡✡✡✡

## بڑا بدبخت کون ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تین قسم کے لوگ بڑے ہی بدقسمت اور بدبخت ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے پناہ اور دعا مانگنی چاہئے کہ ان میں داخل ہونے سے بچائے۔

**اوّل**۔ وہ شخص بڑا ہی بدبخت ہے جس کو علم ہو اور عمل نہ ہو یہ قرآن شریف کی اصلاح میں ضَال کہلاتا ہے۔

**دوم**۔ وہ شخص بڑا ہی بدقسمت ہے جو اپنے گناہوں اور بدکاریوں کو اچھا سمجھتا ہے (اس کے اعمال اس کو اچھے کر کے دکھائے گئے)

**سوم**۔ جو گری ہوئی خواہشوں کا متبع ہو۔

(الحکم 17جولائی 1903ء صفحہ 3)

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد